بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

نگران
عطاء اللہ کلیم
مدیر
منصور احمد

ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہو کہ تم نے احمدیت کے نور سے کیا پایا۔ رض
حضرت مصلح موعود

ظہور ۱۳۶۶ ھش   اگست   1988ء

جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کے

معاندین اور مکفّرین اور مکذّبین کو

مباہلہ

کا کھلا کھلا چیلنج

Herausgeber: Abdullah Wagishauser

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جب سے حکومتِ پاکستان نے جماعتِ احمدیہ کا
یہ بنیادی مذہبی اور انسانی حق غصب کیا ہے کہ وہ اپنے دعاوی
اور ایمان کے مطابق اسلام کو اپنا مذہب قرار دے اس وقت
سے حکومت پاکستان کی سرپرستی میں مسلسل جماعتِ احمدیہ کے
خلاف نہایت جھوٹے اور شر انگیز پراپیگنڈہ کی ایک عالمگیر
مہم جاری ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے
احمدیت کو قادیانیت اور مرزائیت کے فرضی ناموں سے پکارا
جارہا ہے۔ اسی طرح ایک فرضی مذہب بنا کر جماعتِ احمدیہ کی
طرف منسوب کیا جارہا ہے جو ہرگز جماعتِ احمدیہ کا مذہب نہیں۔
کذب اور افتراء کی اس نہائت شر انگیز عالمی مہم
میں صدرِ پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب کا ہاتھ بٹانے میں

علماء کے بعض مخصوص طبقات نمایاں طور پر پیش پیش ہیں۔ اسی طرح مختلف سطح پر حکومت کے نمائندگان اور کل پُرزوں کے علاوہ نام نہاد شریعت کورٹ کے جج صاحبان بھی اس مہم میں واضح طور پر ملوّث ہو چکے ہیں۔

کذب و افتراء کی اس عالمی مہم کو ہم دو حصّوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

اوّل:۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ذات کو ہر قسم کے ناپاک حملوں کا نشانہ بنانا، آپ کے تمام دعاوی کی تکذیب کرنا، آپ کو مفتری اور خدا پر جھوٹ بولنے والا، دجّال اور فریبی قرار دینا اور آپ کی طرف ایسے فرضی عقائد منسوب کرنا جو ہرگز آپ کے عقائد نہیں تھے۔

دوسرا پہلو آپ کی قائم کردہ جماعت پر سراسر جھوٹے الزامات لگانے اور اس کے خلاف شر انگیز پراپیگنڈہ کرنے سے تعلّق رکھتا ہے۔ مسلسل جماعتِ احمدیہ کی طرف ایسے عقیدے منسوب کئے جا رہے ہیں جو ہرگز جماعتِ احمدیہ کے عقیدے نہیں۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ اور

امام جماعت احمدیہ کو سراسر ظلم اور تعدّی کی راہ سے بعض نہائت سنگین جرائم کا مرتکب قرار دے کر پاکستان اور بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے۔

یہ جھگڑا بہت طول پکڑ گیا ہے اور سراسر یکطرفہ مظالم کا یہ سلسلہ بند ہونے میں نہیں آرہا۔ جماعتِ احمدیہ نے ہر لحاظ سے صبر کا نمونہ دکھایا اور محض لِلّٰہ ان یکطرفہ مظالم کو مسلسل حوصلے سے برداشت کیا اور جہاں تک ظالموں کو سمجھانے کا تعلّق ہے، ہر پرامن ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے معاندین و مکذّبین کے ائمہّ کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی اور ایسی حرکتوں کے عواقب سے متنبّہ کیا اور خوب کُھلے لفظوں میں باخبر کیا کہ تم یہ ظلم محض جماعتِ احمدیہ پر نہیں بلکہ عالمِ اسلام اور خصوصیّت سے پاکستان کے عوام پر کر رہے ہو اور دھوکہ اور فریب سے ان کو ان مظالم میں بالواسطہ یا بلا واسطہ شریک کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا رہے ہو اور دن بدن جو نِت نئے مصائب پاکستان کے غریب عوام پر ٹوٹ رہے ہیں

ان کے اصل ذمّہ دار تم ہو اور یہ مصائب خدا تعالیٰ کی بڑھتی ہوئی ناراضگی کے آئینہ دار ہیں۔ لیکن افسوس کہ ظلم کرنے والے ہاتھ رُکنے کی بجائے ظلم و تعدی میں مزید بڑھتے چلے گئے اور اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ جماعتِ احمدیہ اس ظلم کو مزید برداشت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا ایک لمبے صبر اور غور و فکر اور دعاؤں کے بعد میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ تمام مکذبین اور معاندین کو جو عمداً اس شرارت کے ذمّہ دار ہیں خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلّق رکھتے ہوں قرآنی تعلیم کے مطابق **کھلّم کھلّا مباہلے کا چیلنج** دوں اور اس قضیہ کو اس دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جاؤں کہ خدا تعالیٰ ظالموں اور مظلوموں کے درمیان اپنی قہری تجلّی سے فرق کر کے دکھا دے۔

ہم ان دونوں پہلوؤں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دو طریق پر مباہلہ کا چیلنج شائع کر رہے ہیں۔ ہر مکذّب، مکفّر کو کھُلّی دعوت ہے کہ مباہلہ کے جس چیلنج کو چاہے قبول کرے اور میدان میں نِکلے تاکہ دنیا بھر کے سادہ لوح مسلمان یا ایسے علماء اور عوام الناس

جو احمدیت کے متعلق کوئی ذاتی علم نہیں رکھتے اور سُنی سنائی باتوں پر یقین کر کے جماعت کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں، خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے آسمانی فیصلہ کی روشنی میں سچّے اور جھوٹے کے درمیان تمیز اور تفریق کر سکیں۔

چیلنج نمبر ۱

جہاں تک بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سچے یا جھوٹے ہونے کا تعلق ہے، جنہوں نے امتِ محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیحِ موعود اور مہدیٔ معہود ہونے کا دعویٰ کیا، ہمیں مباہلے کا کوئی نیا چیلنج پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ میں ہمیشہ کیلئے ایک کُھلا چیلنج موجود ہے۔

ہم سب مکذّبین و مکفّرین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس چیلنج کو غور سے پڑھ کر یہ فیصلہ کریں کہ کیا وہ اس کے عواقب سے باخبر ہو کر اس کو قبول کرنے کے لئے جرأت کے ساتھ تیار ہیں۔

آپ کے الفاظ میں وہ چیلنج حسبِ ذیل ہے۔

"ہر ایک جو مجھے کذّاب سمجھتا ہے اور ہر ایک جو مکّار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعوئے مسیحِ موعود کے بارہ میں میرا مکذب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی اس کو میرا افتراء خیال کرتا ہے وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ھندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو اس کو بہر حال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباھلہ شائع کرے یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ اقرار چند اخباروں میں شائع کرے کہ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھّے) جو مسیحِ موعود ہونے کا دعوٰے کرتا ہے درحقیقت کذّاب ہے اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب میں لکھّے ہیں یہ خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ سب اس کا افتراء ہے اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقینِ کامل کے ساتھ مفتری اور کذّاب اور دجّال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے اور کذّاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے تو میرے پر اس تکذیب اور توھین کی وجہ سے کوئی عذابِ شدید نازل کر ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر۔ آمین۔ ہر ایک کیلئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کیلئے یہ دروازہ کُھلا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ 72،71)

چونکہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں اور مباھلہ کا چیلنج قبول کرنے والے کے سامنے آپ کی نمائندگی میں کسی فریق کا ہونا ضروری ہے۔ اسلئے میں اور جماعتِ احمدیہ اس ذمہ داری کو پورے شرحِ صدر، انبساط اور کامل یقین کے ساتھ قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

چیلنج نمبر ۲

جماعتِ احمدیہ کے وہ تمام معاندین جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے خلقِ خدا کو مسلسل یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ جسے وہ قادیانی یا مرزائی کہتے ہیں حسبِ ذیل عقائد رکھتی ہے۔ ان کے نزدیک

ا :۔ یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی

- خدا تھے
- خدا کا بیٹا تھے
- خدا کا باپ تھے
- تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل اور برتر تھے۔
- ان کی وحی کے مقابلہ میں حدیثِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شئے نہیں۔
- ان کی عبادت کی جگہ (بیت الذکر) عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔
- قادیان کی سرزمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔
- قادیان سال میں ایک دفعہ جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب بنتا ہے۔
- اور حج بیت اللہ کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے۔

میں بحیثیتِ سربراہ جماعتِ احمدیہ عالمگیر یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ سارے الزامات سراسر جھوٹے اور کھلم کھلا افتراء ہیں ان مذکورہ عقائد میں سے ایک عقیدہ بھی جماعت احمدیہ کا عقیدہ نہیں۔

لعنۃ اللہ علے الکاذبین

❀

ب :۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی عمومی تکذیب کے علاوہ ان کی مقدس ذات سے دنیا کو بالخصوص مسلمانوں کو متنفر کرنے کیلئے حسبِ ذیل مکروہ الزامات بھی لگائے جا رہے ہیں کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے

- ختمِ نبوت سے صریحی انکار کیا۔
- قرآنِ مجید میں لفظی و معنوی تحریف کی
- روضۂ رسولؐ کی توہین کی اور اسے نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ قرار دیا۔
- حضرت امام حسینؓ کی توہین کی اور ان کے ذکر کو گوبہ یعنی ٹٹی کا ڈھیر قرار دیا۔
- جھوٹے مدعیانِ نبوت کا مطالعہ کر کے دعویٰ نبوت کیا۔
- انگریز کے ایماء پر اسلامی نظریۂ جہاد کو منسوخ کیا۔
- شرعی نبی ہونے کا دعوےٰ کیا اور نئی شریعت لے کر آئے اور قرآنِ کریم کے مقابل پر احمدیوں کی کتاب "تذکرہ" ہے جسے وہ قرآن کے ہم مرتبہ قرار دیتے ہیں

میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب الزامات بھی سراسر جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں ایک بھی سچا نہیں۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

❀

ج :۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذات پر گند اچھالنے کی خاطر مزید یہ کہا گیا کہ

- وہ دھوکہ باز اور بے ایمان آدمی ہے۔
- انہیں گھر کا مال غبن کرنے کی پاداش میں والد نے گھر سے نکال دیا تھا
- ان کی اکثر پیشگوئیاں اور مبینہ وحیٔ الٰہی جھوٹ کا پلندہ ہیں۔
- انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو لاکھوں ایکڑ زمینیں دیں۔

میں جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سراسر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں:

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

❀

د :۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ جماعتِ احمدیہ پر جو دیگر عمومی الزامات لگائے جاتے ہیں۔ وہ حسبِ ذیل ہیں۔

- جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔
- ملتِ اسلامیہ کی دشمن ہے۔
- عالمِ اسلام کیلئے ایک سرطان ہے۔
- انگریزوں اور یہودیوں کی اسلام دشمن سازش ہے۔
- اسرائیل اور یہودیوں کی ایجنٹ ہے۔
- امریکہ کی ایجنٹ ہے۔
- اس جماعت اور روس میں خفیہ مذاکرات کے ذریعہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔
- نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اسکا وجود ایک کھلا راز ہے۔
- قادیانی شرپسندی کیلئے اسرائیل میں ٹریننگ لیتے ہیں۔
- چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو گئے۔
- جرمنی میں چار ہزار قادیانی گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

میں بحیثیتِ سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سرتاپا جھوٹ ہیں اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

❀

ہ :۔ ان الزامات کے علاوہ حسبِ ذیل نہائیت مکروہ الزام بھی جماعت احمدیہ پر لگائے جاتے ہیں۔

- احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمانوں والا کلمہ نہیں۔
- جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہیں تو دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔
- احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کا خدا ہے۔
- قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ وہ ملائک نہیں جن کا قرآن و سنت میں ذکر ملتا ہے۔
- قادیانیوں کے رسول بھی مختلف۔
- ان کی عبادت بھی اسلام سے مختلف۔
- ان کا حج بھی مختلف۔
- غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ الزامات سراسر جھوٹ اور افتراء ہیں اور کوئی ایک بھی ان میں سے سچا نہیں۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

❀

و :۔ جہاں تک پاکستان میں قومی اور ملی نقطۂ نگاہ سے احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا تعلق ہے، حسبِ ذیل پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

- قادیانی عقیدہ کے مطابق پاکستان اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے۔
- مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) نے پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا۔
- تمام قادیانی اکھنڈ ہندوستان کے متعلق مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیشگوئی کو پورا کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔
- لیاقت علی خاں کو ایک قادیانی نے قتل کیا تھا۔
- قادیانیوں نے ملک میں خانہ جنگی کا منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔
- قادیانی پاکستان کی سلامتی کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔
- ملک میں موجودہ بدامنی قادیانی سازش کا نتیجہ ہے۔
- کراچی کے ہنگاموں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔
- کراچی میں قادیانیوں نے کرفیو کے دوران دکانیں جلائیں۔
- بادشاہی مسجد کا واقعہ (جس میں دیوبندیوں اور بریلویوں کی آپس میں لڑائی ہوئی) قادیانیوں کی سازش ہے۔
- قادیانیوں نے پانچ صد علماء کے قتل کا منصوبہ بنایا۔
- ملک میں بموں کے دھماکے، فرقہ واریت، لسانی تعصبات اور تخریبی واقعات کے پیچھے قادیانی جماعت کا ہاتھ ہے۔
- اوجڑی کیمپ میں دھماکہ قادیانی افسروں نے کروایا ہے۔
- سانحہ راولپنڈی و اسلام آباد (اوجڑی کیمپ) سے دو روز قبل قادیانی اس علاقہ کو چھوڑ چکے تھے۔
- ربوہ میں روسی ساخت کا اسلحہ بھاری تعداد میں موجود ہے۔
- قادیانی ربوہ میں نوجوانوں کو روسی اسلحہ سے مسلح کر کے ملک میں تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں۔
- قادیانی افسر نے ایٹمی راز چوری کر کے اسرائیل کو دیئے۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات اول تا آخر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں اور ان میں رتی بھر صداقت نہیں۔

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

❀

س :۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام یعنی اس عاجز کے متعلق حسبِ ذیل پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ موجودہ امام جماعت احمدیہ

- اسلم قریشی نامی ایک شخص کے اغواء اور قتل میں ملوث ہے۔
- غیر مسلم حکومتوں کا آلۂ کار بنا ہوا ہے۔
- فرضی نام اور فرضی پاسپورٹ پر مع اہل و عیال ملک سے فرار ہوا۔
- لندن میں روسی سفیر سے طویل ملاقات کی۔
- نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ہمراہ اسرائیل کا دورہ کیا۔

ج: میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات کلیۃً جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں کوئی بھی صداقت نہیں۔ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ

❀

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر معاندینِ احمدیت کے مذکورہ بالا الزامات غلط ہیں اور احمدیت وہ نہیں جو اوپر بیان کی گئی ہے تو پھر جماعتِ احمدیہ کے دعوٰے کے مطابق اس کے عقائد کیا ہیں؟

میں جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ الفاظ دہراتا ہوں، جو **احمدیت کے عقائد** پر کھلی کھلی روشنی ڈالتے ہیں اور مخالفینِ احمدیت کو پھر یہ واضح چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے وہ عقائد نہیں جو حسب ذیل تحریر میں بیان کئے گئے ہیں تو ان کے جھوٹا ہونے کا واشگاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اعلان کریں اور لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ کہیں۔

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنّت حق اور جہنّم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآنِ شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآنِ شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ 323)

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام **محمدؐ** ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ **کس عالی مرتبہ کا نبی** ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ **توحید** جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اسلئے خدا نے جو اس کے دِل کے راز کا واقف تھا اُس کو **تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت** بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوٰے کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ **ذرّیت شیطان** ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محرومِ ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافرِ نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے مِلی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی **بزرگ نبی** کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118، 119)

یہ ہے جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ اور مذہب اور یہ ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا وہ مقام جو اُن کا اصلی اور حقیقی مقام ہے۔ جو شخص بھی اس کے سوا کسی اور مذہب کو جماعتِ احمدیہ کی طرف

منسوب کرنے کی جسارت کرتا ہے وہ سراسر ظلم اور افتراء سے کام لیتا ہے اور میں بحیثیتِ امام جماعت احمدیہ یہ دعوت دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا عبارات پڑھنے کے بعد بھی اپنے معاندانہ موقف پر قائم رہے اور جماعت پر جھوٹ بولنے سے باز نہ آئے تو ایسا شخص خواہ حکومتِ پاکستان سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اور حکومت سے۔ رابطہ عالمِ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو یا علماء کے کسی گروہ سے، سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا غیر سیاسی شخصیت ہو۔ غرضیکہ ہر وہ شخص جو کسی گروہ کی نمائندگی کرتا ہو میرے مباہلہ کے **چیلنج کو قبول** کرے اور حسبِ ذیل دعا میں میرے ساتھ شریک ہو اور اپنے اہل و عیال، اپنے مَردوں اور عورتوں اور ان تمام متبعین کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے جو اس کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہیں اور فریقِ ثانی بن کر مباہلہ کے اس چیلنج پر دستخط کرے اور اس کا اعلانِ عام کرے اور پھر ہر ممکنہ ذریعہ سے اسکی تشہیر کرے۔

اے قادر و توانا، عالم الغیبِ والشہادۃ خدا!

ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما، اسکی ساری مصیبتیں دور کر۔ اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے، اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرہ سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے، مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما تاکہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے اور ان کے اعمال، ان کی خصلتوں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوبِ زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔

اور اے خدا! تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے۔ اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو۔ اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تاکہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینہ میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے۔ اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔ (آمین یارب العالمین)

ہم ہیں

فریقِ اول

(امامِ جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر کے احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں)

مرزا طاہر احمد
ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد
امام جماعت احمدیہ عالمگیر
جمعۃ المبارک ۱۰ جون ۱۹۸۸ء

فریقِ ثانی

بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وہ تمام مکفّرین و مکذّبین جو پوری شرحِ صدر اور ذمّہ داری کے ساتھ عواقب سے باخبر ہو کر اس مباہلہ کا فریقِ ثانی بننا منظور کرتے ہیں۔

خدا یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ بڑے زور آور حملوں سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو دنیا پر ثابت کر دکھائیگا

جماعت احمدیہ تمام دنیا میں نماز کے جہاد میں مشغول ہو جائے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ کل نہیں آج آپ یہ مباہلہ جیت چکے ہیں

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچی محبت اور وفا کرتے ہو تو زمین پر خدا کی عبادت کو قائم کرو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۷ جون ۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ

عرفان احمد خان

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور فرماتے ہیں کہ احمدیوں نے جب سے مباہلہ کا یہ چیلنج سنا ہے بڑتوں کے دکھے ہوئے دلوں کو اپنے دل کا غبار نکالنے کا موقعہ مل گیا ہے۔

وہ جگہ جگہ ان سب کو جو ان سے تمسخر کیا کرتے تھے۔ مل مل کر انکے گھروں تک جا کر یہ چیلنج پیش کر رہے ہیں اور وہ احمدی کامل یقین کے ساتھ سمجھتے ہیں کہ فیصلہ کا دن آنے والا ہے۔

پھر حضور فرماتے ہیں کہ آپ اس مباہلہ کو صرف اس رنگ میں استعمال نہ کریں۔ کہ گویا آپکا دل ٹھنڈا ہو گیا۔ اور آپ اپنی ذمہ داری کسی دوسرے کے سر ڈال دیں اور یہ کہہ کر کہ مباہلہ ہو گیا ہے۔ آپ بری الذمہ ہو جائیں

میں اس پہلو پر اب روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ مباہلہ کے بعد ہم سب کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ساری جماعت کو اس اہم ذمہ داری کو ادا کرنا ہوگا۔ اور وہ ذمہ داری خدا تعالیٰ نے مجھے رویا میں دکھائی ہے۔

میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک خطبہ دے رہا ہوں اور مخاطب کون ہیں کتنے ہیں۔ کہاں ہیں پیش نظر نہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کل عالم کی جماعت کو میں خطبہ میں مخاطب کر رہا ہوں۔ اور وہ جماعت سامنے بیٹھی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی۔ اور خطبہ میں قوت کے ساتھ خود بخود جاری ہے جس طرح بھرپور دریا بلندی سے بہاؤ کی طرف قوت سے بہتا ہے۔ میں پوری قوت کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ عبادت کرو اور عبادت کے حق قائم کرو — نمازیں پڑھو — اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ گے تو یہ خیال غلط ہے۔ تم جبتک زمین پر خدا کی عبادت کو قائم نہیں کرو گے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں تم آسمان پر بھی نجات یافتہ نہیں لکھے جاؤ گے۔ اس لئے زمین پر عبادتوں کو قائم کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ خدا کی عبادت کو از سر نو قائم کریں اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے غلام ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچی وفا کرتے ہو تو زمین پر اس خدا کی عبادت کو قائم کرو جو آسمان پر ہے۔ پھر میں بھی

تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم آسمان پر خدا کے عبادت گزار بندوں میں لکھے جاؤ گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نجات یافتہ جماعت میں داخل ہو گے۔"

حضور نے فرمایا میرے اس خواب کا مباہلہ سے گہرا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا معاملہ جماعت کی سچائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس اپنے اعمال میں تقدس اور پاکیزگی پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کے تعلق میں وہ روابط پیدا کرو۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کئے اور جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس تقدس اور روابط کی جان نماز ہے۔

میں اس پہلو سے دنیا کی جماعتوں کو مخاطب کرتا ہوں کہ جہاں جماعت میں عبادت میں کمزوری ہے وہاں اسکو دور کریں۔ اسلام عبادت کے معاملہ میں جو تقاضے احمدیت سے کرتا ہے۔ انکو ہر حال میں پورا کرنا ہوگا۔ اور تمام دنیا میں عبادت کے معیار کو بڑھانا ہوگا۔ محض اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور آپکے عہد وفا پر اعتماد کرتے ہوئے میں کامل یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ جب میں خدا کے نام پر آپ سے نمازوں کیلئے کہوں گا تو یقیناً آپ اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کریں گے اور دنیا سے ایسے عشّاق کی طرح خدا کی پاک روحیں دوڑتی چلی آئیں گی۔ اور لبیک لبیک کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو جائیں گی اور دنیا کے ہر کونے میں احمدی کی نماز کا معیار بلند ہونا شروع ہو جائیگا۔ انشاءاللہ

یہ مباہلہ اس شان سے بھی پورا ہوگا کہ نمازوں کے ذریعہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ سے قوت اور برکت پائے گی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے ہر رنگ میں تائید نازل ہوگی۔ پس مجھے یقین ہے کہ جب اس خطبہ کے نتیجہ میں جماعت پوری دنیا میں نماز کے جہاد میں مشغول ہو جائیگی تو خصوصیت سے خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھ جائیگا۔ اور نماز میں دعاؤں کی توفیق ملے گی۔ اور پھر ان دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مدد مانگیں گے۔ پس چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت بڑھ کر عبادت کی طرف متوجہ ہوں۔ تا۔ اس زمین پر عبادت کرنے والے کے دل سے ایک نالی اٹھے جو بلند ہو کر آسمان سے اپنا تعلق قائم کرے اور آسمان کی رحمت کا رس چوسنے لگے۔ تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ کل نہیں آج آپ مباہلہ جیت چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ بڑے زور آور حملوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو تمام دنیا پر ثابت کر دکھائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام احمدی گھروں میں خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دی جائیگی۔ میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ وہ رمضان جو ابھی چند دن پہلے گزر گیا عبادت کے لحاظ سے دوبارہ ہر احمدی کے گھر میں لوٹ آئیگا اور وہاں ٹھہر جانے اور بس جانے کیلئے آئیگا۔ اور جہاں تک عبادتوں کا تعلق ہے۔ یہ رمضان وہیں رہیگا اور کبھی احمدی گھروں کو چھوڑ کر واپس نہیں جائیگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

خدا کا نام مٹائے سے مٹ نہیں سکتا

تمہیں تلاش ہے کس کی، مجھے بتاؤ تم
کسی کا جرم سہی، میرے سر لگاؤ تم
شکائتوں کا ہمیں شوق ہے نہ عادت ہے
ہزار بار بھی چاہو تو آزماؤ تم
نیاز و ناز کی باتوں کا ذکر ہی چھوڑو
فقیہہ شہر کے فتوے ہمیں سناؤ تم
تمہاری آگ تمہیں کو کرے گی راکھ کا ڈھیر
ہمیں اس آگ کی گرمی سے مت ڈراؤ تم
خدا کا نام مٹائے سے مٹ نہیں سکتا
تم اب مٹ کے رہو گے، چلو، مٹاؤ تم
نگاہِ اہلِ نظر میں ہے سعیٔ نامسعود
کہ اہلِ دل کی نظر سے نظر چراؤ تم
نسیم جذبِ دروں سے ہے بادیہ پیما
تم اس کی راہ سے ہٹو، اس کے منہ نہ آؤ تم

(ماہنامہ تحریک جدید ربوہ سے شکریہ کے ساتھ) نسیم سیفی

اعلانِ خاص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدائیت فرمائی ہے۔ "وہ اگر کسی مشن یا جماعت نے کوئی کتاب شائع کرنی ہو یا دوبارہ چھپوانا مقصود ہو تو مرکز سے اجازت حاصل کیا کریں۔ جو کتاب چھپوائی ہو اسکی دو کاپیاں ساتھ بھجوائی جایا کریں۔ اور اگر کتاب پہلی مرتبہ شائع ہونی ہو تو اسکے مسودہ کی دو کاپیاں بھجوایا کریں۔ اور تعداد کے بارے میں بھی مطلع کیا کریں۔"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس ہدائیت کو پیش نظر رکھیں

عطاءاللہ کلیم مشنری انچارج

احبابِ جماعت جرمنی کی خصوصیت سے

اپنے مراکزِ نماز کا جائزہ لیکر حاضری کا معیار بڑھائیں

(از محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ خطبات میں پورے عالم میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے ہر مرد و زن کو خصوصیت سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور ہر احمدی مرد اور عورت کو ایک دوسرے کی نماز کا محافظ قرار دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ گھروں میں کثرت کے ساتھ نمازوں کا تذکرہ کرنے کا بھی ارشاد فرمایا ہے تاکہ ہر بڑے اور چھوٹے میں نمازوں اور ذکرِ الٰہی کی اہمیت کا شعور بیدار ہو

اس صدی کے اختتام پر سب سے زیادہ قابلِ توجہ نماز ہی ہے۔ اس لئے ہر باشعور انسان جس تک میری آواز پہنچ رہی ہے۔ وہ اپنے اوپر فرض کر لے کہ نماز کے معاملہ میں خدا سے مدد حاصل کرتے ہوئے اپنے گرد و پیش میں نماز کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریگا۔

میں جماعت جرمنی کے تمام مرد و زن کو اس اہم ذمہ داری کی طرف یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جرمنی میں رہنے والا ہر احمدی حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کیلئے کمربستہ ہو جائے۔ اور حلقہ کے مراکزِ نماز میں حاضری کا جائزہ لیں۔ اور اپنے گرد و پیش میں اپنے کمزور احمدی بھائیوں کو ساتھ لیکر وقت کی اہم ضرورت کے مطابق یک جان ہو کر اپنا فرض نبھائیں۔

ایسے وقت میں اس کی ضرورت اس لئے بھی بڑھ جاتی ہے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں

صدرِ پاکستان ضیاء الحق نے نمازوں کی گنتی کو اٹھایا ہے۔ اور اپنی تقریر میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم سزائیں دیکر جبراً نماز پڑھوائیں گے۔ دفاتر میں نمازوں کی حاضری لگائی جائیگی۔ اور نماز نہ پڑھنے والوں کو سزا دی جائیگی

اس طرح آج دو طرح کے نمازوں کی طرف بلانے والے دنیا میں کھڑے ہیں۔ ایک وہ جنکو کسی ایک ملک میں بھی جبر کی طاقت اور دسترس حاصل نہیں لیکن اس کے ساتھ چلنے والوں کی جماعت دنیا کے ہر ممالک میں پھیلی ہوئی ہے

دوسری طرف نمازوں کی طرف بلانے والا ایسا ہے جسکو ایک ملک میں پوری جبروت حاصل ہے وہ سب طاقتیں حاصل ہیں جو ایک آمر کو حاصل ہوتی ہیں اس نے بھی اعلان کیا ہے کہ میں نماز کو قائم کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس کا اعلان دلوں پر حکومت کرنے والا نہیں۔ وہ بدنوں پر حکومت کرتے ہوئے نماز قائم کرنے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اب آپ دیکھیں اور دنیا بھی دیکھے گی کہ کس کی نماز کا اعلان زیادہ اثر رکھتا ہے

میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جہاں عبادت میں کمزوری ہے اس کمزوری کو دور کریں۔ جہاں بچے نماز نہیں پڑھتے وہاں باقاعدہ انکو نماز کیلئے متوجہ کریں۔ جہاں بڑے نماز نہیں پڑھتے۔ عورتیں نماز نہیں پڑھتیں۔ مرد نماز نہیں پڑھتے ان سب کو نماز کی طرف متوجہ کریں۔

بیویاں خاوندوں پر نگران ہو جائیں اور خاوند بیویوں پر۔ ماں باپ بچوں پر نگران ہو جائیں اور وہ بچے جنکو خدا تعالیٰ نے خاص تقویٰ عطا کیا ہے اور وہ پہلے ہی نمازوں کی طرف توجہ دیتے ہیں وہ اپنے ماں باپ پر نگران ہو جائیں گے

پس میری جماعت احمدیہ مغربی جرمنی سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ اس اہم ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس سے عہدہ برآ ہونے کیلئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ امام وقت کی آواز کی طرف توجہ کریں۔ توجہ کریں اور توجہ کریں الحمد للہ نمازیں پڑھیں اور قبولیت کا نمونہ دیکھیں تا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین

کوئی زمین پر مر نہیں سکتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے

اے میرے حضرتِ اعلیٰ ذوالجلال قادر قدوس حیّ و قیّوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے۔ تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رُک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ " اُٹھ کہ میں نے تجھے اِس زمانہ میں اسلام کی حجت پُوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا " اور تو نے ہی مجھے کہا کہ " تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں " اور تو نے مجھے فرمایا کہ " تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا " اور تو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ " تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید " اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ " میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا۔ اُن کو کہدے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں اور سب سے پہلا مومن ہوں " اور تو نے ہی مجھے کہا کہ " میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا اسلام کو تمام قوموں کے آگے روشن کر کے دکھلاؤں اور کوئی مذہب ان تمام مذہبوں میں سے جو زمین پر ہیں برکات میں۔ معارف میں۔ تعلیم کی عمدگی میں۔ خدا کی تائیدوں میں۔ خدا کے عجائب غرائب نشانوں میں اسلام سے ہمسری نہ کر سکے " اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ " تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا " مگر اے میرے قادر خدا۔ تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا اور میرا نام کافر اور کذّاب اور دجّال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا

میں نصیحتًا للہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دُعائیں قبول ہوں گی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دُعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دُعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے

یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دُعائیں سُنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بد دُعا کرے گا وہ بد دُعا اُسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو وہ لعنت اسی کے دِل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں اور جو شخص میرے ساتھ اپنی کشتی قرار دے کر یہ دُعائیں کرتا ہے کہ ہم میں سے جو جھُوٹا ہے وہ پہلے مَرے اس کا نتیجہ وہی ہے جو مولوی غلام دستگیر قصوری نے دیکھ لیا . . . . . .

کوئی زمین پر مَر نہیں سکتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے۔ میری رُوح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وُہ پودا نہیں ہوں کہ اُن کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دُعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل بنا کر ان کے مُنہ پر ماریگا دیکھو! صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کاروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دُعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بد قسمت انسان دُور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مُہریں ہیں اُن کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس اُمت پر رحم کر۔ آمین!

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۹ دسمبر ۱۹۰۰ء

(ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ صفحہ ۵-۷)

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جاوید اقبال ولد مکرم بشیر احمد صاحب آف گھٹیالیاں اور شکیل احمد ولد مکرم مقبول احمد صاحب آف گھٹیالیاں (سیالکوٹ) حال مقیم STUTTGART ریجن میونخ کو اخراج از نظام جماعت کی سزا دی ہے۔

امیر جماعت جرمنی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ مباہلہ کرنے والوں کا انجام

مرتبہ: مقصود الحق

اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت رہی ہے کہ وہ اپنے ماموروں کیلئے غیرت رکھتا ہے جو انکی ذلت چاہتا ہے وہ انکو ذلیل کر دے جو انکے راستے میں روک بنیں۔ ان کو انکے راستہ سے دور کر دے۔ جو انکی ناکامی کی خواہش کریں انکو ناکامی کا منہ دکھائے اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے تو اسکا تعلق اور اسکی محبت بے ثبوت رہیں اور ماموروں کے دعوے مشتبہ ہو جائیں۔

الغرض قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ماموروں اور رسولوں کا مقابلہ کرنے والے ہلاک کیئے جاتے ہیں تا دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہوں۔

خدا تعالیٰ کی اس سنت مستمرّہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں سے کیا سلوک کیا۔ اسبارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اپنی کتاب "دعوۃ الامیر" میں تحریر فرماتے ہیں۔

آپ کے دشمنوں کی ہلاکت کی مثال کے طور پر چراغ دین جمونی کو پیش کرتا ہوں۔ یہ شخص پہلے حضرت اقدس کے ماننے والوں میں سے تھا۔ مگر بعد میں اس نے دعویٰ کیا کہ وہ خود دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث ہوا ہے۔ اور آپکے خلاف اس نے کئی رسائل اور مضامین شائع کیئے اور آخر جب اس سے بھی تسلی نہ ہوئی تو آپکے خلاف دعا کی اور اس دعا کو لکھکر شائع کرنے کا ارادہ کیا۔

اس دعا کا مضمون تھا:- اے خدا! تیرا دین اس شخص (یعنی حضرت اقدس) کی وجہ سے فتنے میں ہے۔ اور یہ شخص لوگوں کو ڈراتا ہے کہ طاعون میرے ہی سبب سے نازل ہوئی ہے اور زلزلے بھی میری ہی تکذیب کا نتیجہ ہیں۔ تو اس شخص کو جھوٹا کر اور طاعون کو اب اٹھا لے تا کہ اسکا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے اور تو حق اور باطل میں تمیز کر دے۔

(رسالہ چراغ دین۔ حقیقۃ الوحی)

یہ دعا اس نے لکھکر چھپنے کو دی۔ لیکن خدا کی گرفت دیکھیئے کہ مضمونِ دعا کی کاپیاں لکھی جا چکی تھیں کہ وہی طاعون جس کے اٹھائے جانے کی دعا اس نے اس لئے کی تھی کہ حضرت اقدس کا دعویٰ باطل ہو جائے کہ طاعون میری صداقت کیلئے بھیجی گئی ہے۔ اس نے اسکے گھر پر حملہ کیا۔ پہلے تو اس کے دو بیٹے جو ہی اسکی اولاد تھے طاعون میں گرفتار ہو کر مر گئے۔ پھر اسکی بیوی اسکو چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی۔ اور بعد میں وہ خود بھی طاعون ہی کی مرض میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

مرتے وقت یہ کہتا تھا کہ اب خدا نے بھی مجھے چھوڑ دیا۔ اس شخص کی موت نے بھی پر شوکت الفاظ میں اس امر پر گواہی دی کہ ماموروں کی مخالفت معمولی چیز نہیں جو جلد یا بدیر عذاب الٰہی میں مبتلا کرتی ہے۔

چراغ دین جمونی کے سوا اور بیسیوں شخص ایسے ہیں جنہوں نے آپکے خلاف دعائیں مباہلہ کیں۔ اور بہت جلد اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ گئے جیسے مولوی غلام دستگیر قصوری یہ شخص حنفیوں میں سے ایک بہت بڑا امام اور صاحب رسوخ آدمی تھا۔ اس نے بھی آپکے خلاف دعا کی تھی اور اللہ تعالیٰ سے جھوٹے اور سچے کے درمیان فیصلہ چاہا تھا۔ یہ شخص بھی چند ماہ کے اندر اندر طاعون کی مرض میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اور لوگوں کیلئے عبرت کا موجب بنا۔

فقیر مرزا نامی ایک شخص ساکن دوالمیال ضلع جہلم کا تھا۔ اس نے لوگوں میں یہ کہنا شروع کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت مجھے بتایا گیا کہ اگلے رمضان کی ستائیسویں تاریخ تک ہلاک ہو جائیں گے اور جماعت احمدیہ کے تمام ممبروں کو ایک تحریر لکھکر دی جسمیں اس کشف کا ذکر کیا اور لکھا کہ اگر ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ تک مرزا صاحب ہلاک نہ ہوئے یا انکا سلسلہ تباہ نہ ہوا تو میں ہر قسم کی سزا برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اور اس کاغذ پر بہت سے لوگوں سے دستخط کروا کر جماعت احمدیہ کے ممبروں کو دے دیا۔

یہ کاغذ جیسا کہ اس پر لکھا ہوا ہے۔ سات رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ کو لکھا گیا۔ اس کے بعد ۲۷ رمضان تو گزر ہی گئی۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ صادقوں پر جھوٹوں کی باتوں کا کیا اثر ہونا تھا۔ اگلا رمضان آیا تو اس گاؤں میں

طاعون نمودار ہوئی۔ تو پہلے اس شخص کی بیوی مری اور پھر خود بیمار ہوا اور پورے ایک سال کے بعد اسی تاریخ جس تاریخ کو اس نے وہ تحریر لکھ کر دی تھی یعنی سات رمضان المبارک کو یہ شخص سخت تکلیف اور دکھ اٹھا کر مر گیا اور چند دن بعد اسکی لڑکی بھی گزر گئی۔

یہ مثالیں اگر جمع کی جائیں تو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد تک پہنچ جائیں کیونکہ سینکڑوں ہزاروں آدمیوں نے دلائل سے تنگ آ کر ضد میں گرفتار ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دعائیں کیں اور اللہ تعالٰی کی گرفت میں آ گئے۔

سب سے عجیب بات اللہ تعالٰی نے اس ہلاکت اور ذلت کے نشانوں کو کئی رنگ میں دکھایا ہے جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالٰی جھوٹے کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے انکو آپکی زندگی میں ہلاک کر دیا۔ اور جن لوگوں نے کہا کہ جھوٹے کا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جانا کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ جھوٹے کو لمبی مہلت دی جاتی ہے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہلاک ہوا۔ انکو اللہ تعالٰی نے مہلت دی اور مسیلمہ کذاب کا مثیل ثابت کر دیا۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب

جو اخبار اہلحدیث کے ایڈیٹر ہیں اور فرقہ اہلحدیث کے لیڈر کہلاتے ہیں۔ یہ صاحب اپنی مخالفت میں حد سے بڑھ گئے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بموجب حکم قرآنی

فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ۝

(آلِ عمران ع ۶)

ان کو مباہلے کی دعوت دی۔ مگر ان صاحب نے مباہلے میں اپنی خیر نہ دیکھی اور باوجود بار بار اور مختلف رنگ میں غیرت دلائے جانے کے انہوں نے گریز کیا۔ پھر حضرت اقدس نے ایک دعا لکھی اور ان سے چاہا کہ اپنے اخبار میں اس کو شائع کریں اور اس میں اس معیار کے ذریعہ فیصلہ کی خواہش ظاہر کی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔ اس دعا پر بھی مولوی نے گریز کیا۔

اور تواتر اور بڑے زور سے اخبار میں لکھنا شروع کیا کہ یہ ہرگز کوئی معیار نہیں۔ اور میں اس طریق فیصلہ کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹے کو لمبی مہلت دی جاتی ہے اور خدا کا فعل بھی اس کی شہادت دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیلمہ کذاب زندہ رہا۔

ان کے اس اعلان کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالٰی نے انکو ان کے بتائے ہوئے معیار کے مطابق پکڑا اور انکو لمبی مہلت دی حضرت اقدس کی وفات کے بعد انکو زندہ رکھا اور وہ اپنی تحریر کے مطابق مسیلمہ کذاب کے مثیل ثابت ہوئے

الغرض اللہ تعالٰی نے آپکے دشمنوں کو ہر رنگ میں ہلاک و ذلیل کیا۔ جنہوں نے اس معیار کو تسلیم کیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتا ہے انکو آپ کی زندگی میں ہلاک کیا۔ اور جنہوں نے اس پر زور دیا کہ جھوٹے کا یہ نشان ہوتا ہے کہ وہ لمبی مہلت پاتا ہے۔ اور سچے کے بعد زندہ رکھا جاتا ہے۔ ان کو لمبی مہلت دی اور حضرت اقدس کے دشمنوں میں ابوجہل اور مسیلمہ دونوں قسم کے لوگوں کے نمونے دکھا کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فنافی الرسول ہونے کا ثبوت دیا اور یہ بھی ثابت کیا کہ یہ سب سامان اللہ تعالٰی کی طرف سے تھا۔ محض اتفاق نہ تھا۔

بعض افراد پر جو عذاب نازل ہوئے ان میں سے بعض اس قسم کے تھے کہ جو لوگ آپ پر کوئی اتہام لگاتے تھے اسی بلا میں خود مبتلا ہو جاتے تھے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالے کے میڈیکل افسر نے آپکی نسبت پیشگوئی کی کہ پھیپھڑے کی مرض سے فوت ہوں گے۔ وہ سِل سے ہی مرا۔ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ جس شخص نے آپ پر جھوٹ باندھا وہی اس پر الٹ پڑا۔ اور ایسے قہری نشان اللہ تعالٰی نے دکھائے کہ ہر شخص جو تعصب سے خالی ہو کر انکو دیکھے گا۔ اسے اللہ تعالٰی کی قدرت اور شدید العقاب ہونے پر کامل ایمان حاصل ہوتا ہے اور وہ اس بات کو ماننے پر مجبور ہوتا ہے کہ حضرت اقدس اللہ تعالٰی کے راستباز بندے تھے۔

مطالباتِ تحریکِ جدید

فرمودہ: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ (خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

- سادہ زندگی بسر کریں۔
- امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔
- دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔

- وقفِ رخصتِ موسمی میں حصہ لیں۔
- نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
- رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔
- صاحبِ پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔

- پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔
- طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکزِ سلسلہ میں بھیجیں۔
- صاحبِ حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔

- اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
- جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔
- مرکزِ سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دُنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
- مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دُعائیں کریں۔
- قومی دیانت کا قیام کریں۔
- عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
- راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
- احمدیہ دار القضاء کا قیام کریں۔ اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
- اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔
- "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کریں گے۔ (کتاب مطالبات تحریک جدید)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے محمد ناصر خان ولد مولوی نذر خان صاحب (مرحوم) حال مقیم کیمپن KEMPEN ریجن کولن کو خلاف شریعت کام کرنے کی وجہ سے نظامِ جماعت سے اخراج کی سزا دی ہے۔

امیر جماعت جرمنی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے ازراہ شفقت مکرم رانا محمد رفیق صاحب ابن مکرم رانا محمد بوٹا صاحب سمبڑیال (جنہیں اخراج از نظام جماعت کی سزا ہوئی تھی) کو معاف فرما دیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالٰے معاف فرمائے اور سچی توبہ اور پختہ اصلاح کی توفیق بخشے (آمین)

امیر جماعت جرمنی

MIRZA GHULAM AHMAD, THE PROMISED MESSIAH.

been put off for a while, but with my appearance the secret designs of the wrath of God have been made manifest, for he says that 'punishment is not sent upon a people until a messenger is raised.' Those who repent shall be saved, and those who show fear before the calamity comes shall be shown mercy.

"Do you think that you can be saved by your own plans? That cannot be. Do not think that severe earthquakes have come in distant places in America and your country will be safe, for I see that greater distress is in store for you. Thou, O Europe! art not safe, nor thou, O Asia! And ye that dwell in islands! no self-made deity will assist you on that day. I see cities falling down and I find inhabited places in ruin.

"I say to you truly that the turn of this country is drawing near. The days of Noah will you again witness and the scene of Lot's land you will see with your own eyes. But God is slow in sending his wrath. Repent, that mercy may be shown to you. He who forsakes God is a worm, not a man, and he who does not fear him is dead, not living."

The words of a plague prophecy, literally translated, run as follows:

"In Europe and other Christian countries a kind of plague will make its appearance which will be very severe." The appearance of plague in India was foretold by the promised Messiah by more than 10 years, assert his followers.

STORIES OF IBSEN.

Some anecdotes of Ibsen have just been published by the Norwegian writer John Paulsen, who was on intimate terms with him for many years.

One of his stories he prefaces with the remark that, however much the dramatist upheld the rights of women, he by no means considered them superior to men in any line; in fact, he considered them inferior in many spheres in which the world in general puts them ahead. One of his maxims was:

"No woman could write a cook book and no woman can sew a button on fast."

He lived up to the latter part of his dictum. When he detected a loose button on any of his garments he retreated to his own den, locked himself in and with elaborate preparations sewed the button on himself.

He took as much pains with it as he would with the final, fair copy of one of his plays. Then he used to brag about the performance, saying that he wouldn't put trust in a button sewn on by any woman—not even by his wife.

His wife used to laugh with a quietly ironical expression on these occasions. She confided to Paulsen that she secretly resewed all the buttons that the poet had sewn—sewed them good and tight, as only a woman can, she said, explaining that he always forgot to fasten the thread, and the buttons would come off in a few days if she did not look after them.

"But don't deceive him," the faithful wife added, appealingly; "it makes him so happy to think that he did it."

So, Paulsen remarks, there was a hidden lie in the life of the great apostle of frankness and truth.

One day, in Munich, Ibsen asked Paulsen in the most concerned way whether he polished his own shoes in the morning. With a feeling of indescribable guilt, Paulsen confessed that he didn't.

"But you ought to," Ibsen urged. "You will feel a different man if you do. No man should let another do for him what he can do for himself.

"Begin with polishing your shoes and you will soon come to keeping your room in order, even to making your own fires. In this way you will gradually develop into a self-reliant man, independent of servants and all other people."

Great Is Mirza Ghulam Ahmad The Messiah

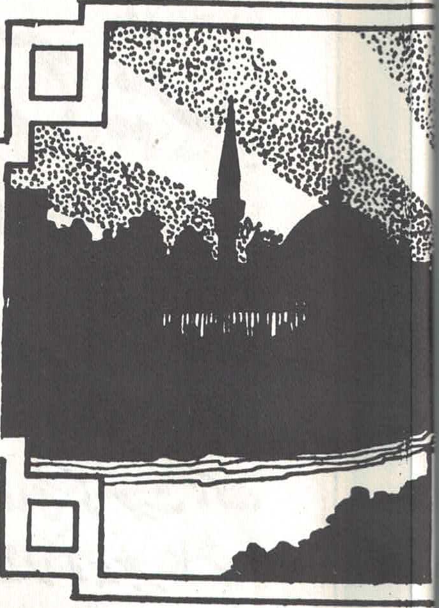

FORETOLD PATHETIC END OF DOWIE AND NOW HE PREDICTS PLAGUE, FLOOD AND EARTHQUAKE

TWENTY-THREE were the days of August in 1903 when Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, India, foretold the death of Alexander Dowie, yclept Elijah II., which took place last March, and now cometh the aforesaid Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, India, on June 23, and saith:

"The turn of this country is drawing near.

"Earthquakes * * * will be unparalleled in the world's history and will remind men of the destruction of the judgment day.

"In Europe and other Christian countries a kind of plague will make its appearance which will be very severe.

"With my appearance, the secret designs of the wrath of God have been made manifest.

"The days of Noah will you again witness, and the scene of Lot's land you will see with your own eyes."

"He called the turn on Dowie, and why may he not on devastation?" his followers ask. "He has foretold plague, too, in the Punjab and other places, and great is the name of Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, India."

The Indian gentleman has been well known in the eastern pastures of the world for many years. His claim is that he is "the true Messiah who was to come in the last ages," and that God has showered him with grace. He first came to the attention of the United States in 1903, on account of a controversy with Elijah III. Since the death of Dowie the Indian prophet's reputation has soared, for did he not tell of the death of Dowie, that it should take place within his (the Messiah's) lifetime, should take place "with great sorrow and torment"?

Dowie was aged 59. The seer was 75.

It was in these words that Dowie was requested to strip for the fray:

"I am the true Messiah who was to come in the last ages: thus has Almighty God spoken to me. I do not claim to be the promised Messiah simply by my own assertion, but Almighty God who made the earth and heaven has borne witness to the truth of my claim.

"The evidence of God has been manifested in hundreds of heavenly signs shown in my support. I say it truly that Almighty God has poured his grace upon me in far greater abundance than upon the Messiah who has gone before me. In the looking-glass of my person the face of God is revealed to a far greater extent than in that of Jesus' person. If these are simply my own assertions, and there is no other authority for them, I am a liar; but if Almighty God bears witness to my truth, no one can give the lie to me. Thousands of times—I should say times without number—has he borne witness to the truth of my claim.

"A sign of the evidence of God in my favor will appear on the death of Mr. Pigott, the arrogant pretender to divinity, who shall be brought to destruction within my lifetime. Another sign will appear on Dr. Dowie's acceptance of my challenge. If the pretender to Elijahship shows his willingness by any direct or indirect means to enter the lists against him, he shall leave the world before my eyes with great sorrow and torment. These two signs are particularly for Europe and America. Ah! that they ponder over them and benefit by them.

"It should be borne in mind that Dr. Dowie has not given any reply to my challenge sent him in September last, nor has he even so much as mentioned it in his paper. For an answer to that challenge I will wait for a further period of seven months from this day, the 23d of August, 1903. If he accepts the challenge within this period and fulfils all its conditions as published by me previously, and makes an announcement to that effect in his paper, the world will soon see the end of this contest. I am about 70 years of age, while Dr. Dowie is about 55, and, therefore, compared with me, he is a young man still. But since the matter is not to be settled by age, I do not care for this great disparity in years. The whole matter rests in the hand of Him who is the Lord of heaven and earth and judge over all judges, and He will decide it in favor of the true claimant.

"But if Dr. Dowie cannot even now gather courage to appear in the contest against me, let both continents bear witness that I shall be entitled to claim the same victory as in the case of his death in my lifetime if he accepts the challenge. The pretensions of Dr. Dowie will thus be falsified and proved to be an imposture. Though he may try as hard as he can to fly from the death which awaits him, yet his flight from such a contest will be nothing less than death to him, and calamity will certainly overtake his Zion; for he must take the consequences of either the acceptance of the challenge or its refusal.

"I close these brief remarks with the following prayer: O powerful and perfect God, who hast ever been revealing and wilt ever continue to reveal Thyself to Thy prophets, do Thou give Thy judgment and show to Thy people the imposture and falsehood of Dowie and Pigott, for Thy weak creatures, having taken to human-worship and trusted in weak mortals like themselves, have fallen away from Thy path and are wandering in errors far from Thee."

Dowie at first paid no public attention directly to the challenge from the far east. But on the 26th of September, 1903, he said, in his Zion City publication:

"People sometimes say to me, 'Why do you not reply to this, that and the other thing?' Reply! Do you think that I shall reply to the gnats and flies. If I put my foot on them I would crush out their lives. I give them a chance to fly away and live."

Only once did he show in any way that he knew of the existence of Mirza Ghulam Ahmad. He referred to him as the "foolish Mahometan Messiah," and on Dec. 12, 1903, he wrote:

"If I am not God's prophet, there is none on God's earth that is." In the following January he wrote: "My part is to bring out the people from the east and from the west, from the north and from the south, and settle them in this and other Zion cities until the time shall come when the Mahometans are swept away. * * * May God grant us that time."

Whereupon Mirza tersely challenged him to "pray to God that of us two whoever is the liar may perish first."

Dowie died with his friends fallen away from him and his fortune dwindled. He suffered from paralysis and insanity. He died a miserable death, with Zion City torn and frayed by internal dissensions.

Mirza comes forward frankly and states that he has won his challenge, or "prediction." And he asks every seeker after truth to accept the truth as he announced it. He regards the misfortunes which befell his traducer in America as evidences of divine vengeance commingled with divine judgment. As a follower says, however:

"It is not to exult over a fallen enemy that we refer to certain circumstances in Dowie's life. Such a thing is furthest from our ideas. It is only in the cause and for the furtherance of truth that we publish these facts. The holy religion of Islam, no doubt, teaches us not to mention the faults of the dead, but this does not mean that facts should be concealed when their disclosure is in the interests of society and a service to humanity, truth and God."

All these conclusions the follower arrives at with a certainty which rings with self-conviction, or at least with pride in the accuracy of his prediction. He goes on to say:

"In bringing disaster upon Dowie's head, and ultimately in his untimely death, brought about with sorrow and torment, Almighty God has given his judgment exactly as he had informed his messenger three or four years previous to these occurrences."

J. H. Smyth Pigott, to whom the Messiah refers, heads a peculiar sect in Clopton, London, known as the Agapemonites, or "Dwellers in the Abode of Love." About seven years ago he proclaimed himself the "New Messiah," and drew around him 3000 fanatics, including many women.

Pigott promised to take his followers to heaven on Aug. 24, 1901. At the appointed time they gathered in a field and waited vainly for the event to take place. Pigott promptly explained that they had been sinning, and thereby had so sorely grieved the Lord that he refused to accept them. The Agapemonites believed this explanation and promptly did pennance by subscribing a large sum of money for the erection of a beautiful church. In this Clopton region which is called the "Abode of Love" there is neither marriage nor giving in marriage, and the inmates are supposed to dwell together in an atmosphere of spiritual comradeship and platonic affection. Grave scandals resulted in popular hostility against the doctrines of Pigott.

Pigott's annual receipts are $30,000. At one time this Messiah, whom Mirza disapproves of so strongly, was a sailor on the Pacific coast. In 1890 he returned to England, his native country, took holy orders and became a curate of the Church of England in a London parish. Subsequently he joined the Salvation Army, rose to the position of major and then acquired divinity.

As to disasters dire, the Indian divinity says:

"Bear in mind that Almighty God has informed me of earthquakes in general. Know it for certain, then, that as earthquakes have come in America, Europe and Asia in accordance with my former prophecies, more will yet occur in diverse places, some of which would be so severe that the destruction wrought by them will be unparalleled in the world's history and will remind men of the destruction of the judgment day.

"Death will make such havoc that streams of blood will flow. Calamities of a terrible nature from earth as well as heaven will come upon men.

"Many shall be saved and many shall be destroyed. The days are near, nay, they are at the door, when the world shall see an unparalleled scene of devastation. Not only will great earthquakes come, but other calamities from heaven and earth will also visit the earth. All this will be brought about because men have forsaken God, and with all their heart and all their soul they are bent low upon the world.

"Had I not come, these calamities would also have

(حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) عظیم مسیح ہیں

پیشگوئی کے مطابق ڈوئی کا کربناک انجام

اور اب وہ طاعون سیلاب اور زلزلوں کی پیشگوئی فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ اور پیشگوئی کے مطابق ڈوئی کی عبرت ناک موت پر امریکہ کے مشہور اخبار سنڈے ہیرالڈ (بوسٹن) نے ۲۳ جون ۱۹۰۷ء کو جو خبر شائع کی اُس کا ترجمہ بمعہ فوٹو کاپی مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے (ادیر)

۱۹۰۳ء اگست کی ۲۳ تاریخ تھی جب قادیان انڈیا کے (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) نے الیگزینڈر ڈوئی المعروف ایلیا ثانی کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ یہ موت گزشتہ مارچ میں واقع ہوئی۔

اور اب ۲۳ جون کو (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) آف قادیان ہی فرماتے ہیں۔

"اس ملک کی نوبت قریب آتی جاتی ہے زلزلے ...... دُنیا کی تاریخ میں جن کی مثال نہیں ملتی قیامت کے دن کی یاد دلادیں گے۔ یورپ اور دوسرے عیسائی ممالک میں ایک قسم کی طاعون ظاہر ہوگی۔ جو بڑی شدید ہوگی میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے مخفی ارادے ظاہر ہوگئے۔

نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔

انہوں نے ڈوئی کی تباہی کی پیشگوئی کی تھی۔ اور اب ...... انہوں نے پنجاب اور دوسری جگہوں پر طاعون کی پیشگوئی بھی کی ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی ساکن ہندوستان کا نام بڑا ہے۔

ہندوستان کا یہ معزز شہری دُنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے معروف ہے ان کا دعویٰ ہے کہ وہ "وہی سچا مسیح ہے جس نے آخری زمانہ میں آنا تھا۔" اور اللہ اُن پر فضل نازل فرماتا ہے پہلی دفعہ وہ ۱۹۰۳ء میں ایلیا ثالث کے ساتھ ایک تنازعہ پر ریاستہائے متحدہ امریکہ کی توجہ کا مرکز بنا۔ ڈوئی کی موت کے بعد اس ہندوستانی نبی کی شہرت بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس موت کی پیشگوئی کی تھی۔ اور کہا تھا کہ یہ اُن کی زندگی (حضرت مسیح موعود) میں ہی واقع ہوگی اور بڑے دکھ اور کرب کے ساتھ ہوگی۔ ڈوئی ۵۹ سال کا تھا۔ یہ (مستقبل میں)

۵ سال کا۔

مندرجہ ذیل الفاظ میں ڈوئی سے میدانِ مباہلہ میں آنے کا کہا گیا تھا۔ "مَیں سچا مسیح ہوں۔ جس نے آخری زمانہ میں آنا تھا۔ اللہ یوں مجھ سے ہمکلام ہوا ہے۔ مَیں محض اپنے اندازے سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خدا جس نے زمین اور آسمان تخلیق کئے ہیں میرے دعویٰ کی سچائی پر گواہ ہے۔

اللہ نے سینکڑوں نشانوں کی صورت میں جو میری حمایت میں ظاہر کئے گئے گواہی دی ہے مَیں مسیح ہوں کہتا ہوں کہ قادر خدا نے پہلے مسیح سے کہیں زیادہ بڑھ کر مجھ پر اپنے فضل نازل فرمائے۔

میرے وجود میں یسوع سے کہیں زیادہ بڑھ کر خدا ظاہر ہوا اگر یہ حرف میرے اپنے دعاوی ہیں اور کوئی دوسرا وجود یہ اختیار نہیں دے رہا تو مَیں کاذب ہوں۔ لیکن اگر قادرِ مطلق میری سچائی پر گواہ ہے۔ تو کوئی مجھے جھٹلا نہیں سکتا۔

ہزاروں مرتبہ مجھے کہنا چاہیئے۔ کہ بے شمار مرتبہ اُس نے میرے دعویٰ کی سچائی پر شہادت دی ہے۔ میری حمایت میں اللہ کی گواہی کا ایک نشان مسٹر پگٹ (متعرور اور خدائی کا دعویدار) کی موت کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ وہ الوہیت کا بھرپور حامی تھا میرے عرصۂ حیات کے اندر اندر تباہی سے دوچار ہوگا۔ ایک اور نشان ڈاکٹر ڈوئی کے میرا چیلنج قبول کرنے پر ظاہر ہوگا۔

اگر ایلیا پن کا یہ مدعی براہِ راست یا دیگر کسی ذریعہ سے میرے مخالفین کی صف میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کرے گا تو وہ میری آنکھوں کے سامنے شدید دُکھ اور کرب کے عالم میں اس دُنیا سے کوچ کرے گا۔ یہ دونوں نشان خصوصاً یورپ اور امریکہ کے لئے ہیں۔ کاش وہ ان پر غور کریں اور نصیحت پکڑیں۔

یاد رہے کہ اب تک ڈوئی نے میری اس درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ اپنے اخبار میں کچھ اشارہ کیا ہے۔ اس لئے مَیں آج سے جو ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء ہے اس کو پورے سات ماہ کی اور مہلت دیتا ہوں۔ اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آگیا۔ اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی۔ مَیں نے تجویز کی ہے۔ جس کو میں شائع کر چکا ہوں اس تجویز کو پورے طور پر منظور کرکے اپنے اخبار میں عام اشتہار دے دیا تو جلد تر دُنیا دیکھ لے گی۔ کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔ مَیں عمر میں ستّر برس کے قریب ہوں۔ اور وہ جیسا کہ بیان کرتا ہے پچّاس برس کا جوان ہے جو میری نسبت گویا ایک بچہ ہے۔ لیکن مَیں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پروا نہیں کی۔ کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک اور احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلہ سے بھاگ گیا۔ تو دیکھو آج مَیں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں۔ کہ یہ طریق اس کا بھی شکست کی صورت سمجھی جائے گی۔ — — — اور اگرچہ وہ اس طرح سے موت سے بھاگنا چاہے گا لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلہ سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقین سمجھو کہ اس کے صیہون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اس کو پکڑ لے گی۔ اب مَیں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہے گا۔ یہ فیصلہ جلد کر۔ کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کردے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہوکر تجھ سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔

ڈوئی نے پہلے تو مشرقِ بعید سے آنے والے اس چیلنج کو براہِ راست کوئی خاص اہمیت نہ دی۔ لیکن ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو صیہون شہر کے اخبار میں لکھا۔

"بعض اوقات لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تم اس بات کا اور ایسی باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ تمہارا خیال ہے کہ مَیں کمیوں اور

مچھروں کا جواب دوں ؟ اگر مَیں اُن پر پاؤں رکھ دوں تو اُن کی زندگی کچل دُوں ۔ مَیں اُنہیں موقعہ دیتا ہوں کہ وہ اُڑ جائیں۔ اور زندہ رہیں ۔"

صرف ایک دفعہ اُس نے ظاہر کیا کہ وہ مرزا غلام احمد (صاحب) کے وجود سے واقف ہے۔ اُس نے آپ کو "بے وقوف محمدی مسیح" (نقلِ کفر کفر نہ باشد۔ ترجمان) قرار دیتے ہوئے ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو لکھا۔

"اگر مَیں خدا کا نبی نہیں ہوں تو خُدا کی زمین پر کوئی دوسرا بھی نہیں ۔ اگلے جنوری میں لکھا کہ "میرا منصب ہے کہ شمال جنوب مشرق اور مغرب کے لوگوں کو صیہون اور اِس کے دیگر شہروں میں آباد کروں اور ایک وقت آئے گا۔ کہ مسلمان نابود ہو جائیں گے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ ہمیں وہ وقت دکھائے ۔" اس پر مرزا (صاحب) نے اُسے چیلنج کیا کہ

"خُدا سے دُعا کریں ہم دونوں میں سے جھوٹا پہلے تباہ ہو ۔"

ڈوئی اِس حالت میں مَرا کہ اس کے دوست اُس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ اور اس کی شان و شوکت غائب ہو گئی تھی۔ جائیداد تباہ ہو گئی تھی۔ وہ فالج اور پاگل پن کا شکار تھا۔ وہ تکلیف دہ موت مرا۔ اور صیہون شہر اندرونی خلفشار میں مُبتلا تھا۔

مرزا صاحب ایک مرتبہ پھر بیان کرتے ہیں کہ وہ چیلنج یا "پیشگوئی" جیت گئے اور وہ سچائی کے ہر طالب سے کہتے ہیں کہ وہ مسیح کو قبول کرے جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا۔

وہ امریکہ میں اپنے مخالفین پر آنے والی تباہی کو خدائی انتقام اور خُدائی انصاف کی علامت قرار دیتے ہیں۔ تاہم بحیثیت مومن وہ کہتے ہیں ۔

" ڈوئی کی زندگی بعض واقعات کا تذکرہ ہم شکست خوردہ دُشمن کی موت پر خوشی نہیں منا رہے۔ ایسی چیز ہمارے تصورات کے خلاف ہے۔ یہ ہماری سچائی کی تشہیر اور تبلیغ ہے لہٰذا ہم اسے شائع کرتے ہیں۔

اسلام کا پاکیزہ دین بلاشبہ ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ مُردوں کے عیب بیان نہ کیے جائیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس وقت کے حقائق چُھپائے جائیں جب اُن کا ظاہر کیا جانا معاشرے کے مفاد میں ہو۔ اور انسانیت سچائی اور خدا تعالیٰ ——— کی خدمت کہلا سکے

مرزا صاحب کا پیروکار اس کا یہ نتیجہ نکالتا ہے ——— جس میں خود اعتمادی شامل ہے یا کم از کم اپنے موقف کی سچائی پر تفاخر آمیز ایمان ملتا ہے وہ آگے لکھتے ہیں

"ڈوئی کے سر پہ تباہی لا کر اور بالآخر اس کی بے وقت موت سے جو تکلیف اور دُکھ کے ساتھ واقع ہوئی اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ جیسا کہ اُس نے ۳ یا ۴ سال قبل اپنے مرسل کو اِن واقعات کی اطلاع دی تھی۔

جے ایچ سمتھ پگٹ جس کا مسیح نے ذکر کیا ہے۔ کلاپٹن لندن میں ایک خاص فرقہ کا سربراہ ہے جو ACSPEMEMITES یا

محبت کے مکان کے مکین " کہلاتے ہیں تقریباً
سات سال قبل اُس نے خود کو "نیا مسیح"
قرار دیا۔ اور کئی عورتوں سمیت اپنے گرد
۳۰۰۰ جنونی اکھٹے کر لئے۔ ۱۴۔ اگست ۱۹۰۱ء
کو پگٹ نے اپنے پیرو کاروں کو جنت میں
لے جانے کا وعدہ کیا۔ مقررہ وقت پر وہ
ایک میدان میں جمع ہوئے۔ اور اس واقعہ
کا بے تاب انتظار کیا۔ پگٹ نے اچانک انہیں
سمجھایا کہ وہ گناہوں کا شکار ہیں۔ اور اسی
وجہ سے اُن کے خدا نے انہیں قبول کرنے
سے سختی سے انکار کر دیا ہے۔ AGAPEMONITES
اس وجہ کو مان گئے۔ اور انہوں نے فوراً
بطور توبہ ایک بڑی رقم ایک خوبصورت
عبادت گاہ کی تعمیر کے لیے جمع کی۔ اس
کلاپٹن ریجن میں جسے "محبت کا مکان" کہتے
ہیں۔ شادی کا رواج نہیں ہے۔ یہاں کے
مکین روحانی دوستی کی فضا اور افلاطونی
محبت کے رشتے میں منسلک ہیں۔۔۔
پگٹ کی تعلیمات کے برخلاف باہمی کشمکش
کے نتیجہ میں بڑے بڑے سکینڈل منظرِ عام پر
آئے۔

پگٹ کی سالانہ آمدنی ۳۰،۰۰۰ پاؤنڈ
ہے۔ ایک وقت میں یہ مسیح جس کی شدید
مخالفت مرزا (صاحب) نے کی ہے۔ اوقیانوس
کے ساحل پر ایک ملاح تھا۔ ۱۸۹۰ء میں
اپنے وطن انگلستان واپس آیا۔ اور لندن
کے ایک گرجا میں مقدس تعلیمات پائیں
SALVATION ARMY (مکتی فوج)
میں شامل ہوگیا۔ میجر کے عہدے پر پہنچا۔

اور مذہبی مقام حاصل کیا۔ تباہیوں سے متعلق
ہندوستانی نبی کا کہنا ہے۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر
زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا
کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے
ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا
کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض
اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس
قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔
اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و
آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔
اور بہتیرے نجات پائیں
گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن
نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے
پر ہیں کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے
گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی
ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے
اور کچھ زمین سے یہ اس لیے کہ نوع انسان
نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔
اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات
سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا
تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے
آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی
ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے
ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔

لوگوں پر عذاب میں آتا جب تک پیغمبر مبعوث
نہ کیا جائے

اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور
وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ اُن پر رحم کیا

جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم اِن زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہو گا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے۔ مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے۔ نہ کہ زندہ۔

طاعون کی پیشگوئی سے متعلق الفاظ کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

"یورپ اور دیگر عیسائی ممالک میں ایک قسم کا طاعون ظاہر ہو گا جو بہت سخت ہو گا،" ان کے پیروکاروں کا کہنا ہے۔ کہ ہندوستان میں طاعون میں مسیح موعود کی پیشگوئی

کے بعد پھیلا تھا جو ۱۰ سال قبل کی گئی تھی۔

ولادتیں

مکرم حمید الدین صاحب ناصر آف فرنکفورٹ کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت احمد ہمایوں ناصر تجویز فرمایا ہے۔

مکرم سید طارق محمود صاحب آف فرنکفورٹ کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ 22 مئی ۱۹۸۹ء کو بچی سے نوازا ہے جس کا نام ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے عفت پروین تجویز فرمایا ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب ملک آف ہنوور کو اللہ تعالےٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ملک سجاد محمود تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان نومولودان کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہوں۔

درخواستِ دُعا

مکرم نور اللہ ناصر صاحب کاتب اخبار احمدیہ اور مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ناصر کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مکرم نور اللہ ناصر صاحب اخبار احمدیہ کی کتابت ایک سال سے زائد عرصہ سے کر رہے ہیں۔

احباب جماعت سے ہر دو افراد کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

"یقیناً سمجھو کہ تم مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہے ہو"

مرتبہ: عبد الرحیم احمد

انسان پرست، بُت پرست، رام پرست قوموں نے جب مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی بجائے تکفیر و تکذیب کی نظر سے دیکھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حد درجہ ستایا گیا —— سبّ و شتم کے لیے علماء سو کیا اور سجادہ نشین کیا پادری کیا اور پنڈت کیا سبھی نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنا کارِ ثواب سمجھا۔

ہر آن کہ ان تکذیب کرنے والوں کو خدا کے مامور نے سمجھایا ‌‌!‌ پیار و محبت سے وعظ و نصیحت سے براہین سے مگر ظلمت سے پیار کرنے والوں نے تکفیر و تکذیب کے راستہ کو پہلے مامورین کے زمانہ میں کب چھوڑا جو اَب باز آتے۔

ہر روز ہزاروں کی تعداد میں مغلظات سے پُر خطوط آپ کو ملتے طرح طرح سے دل آزاری کی جاتی جب انتہا درجہ آپؑ ستائے گئے تب خدا کے منشاء کے مطابق اتمام حجت کے لیے تمام مخالفوں کو دعوتِ مباہلہ دی اور فرمایا

"اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو!! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فئۃ قلیلہ ہے اور شائد اس وقت تک چار ہزار پانچ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی۔ تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا۔ اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں آپ لوگوں کے سامنے مباہلہ کی درخواست پیش کروں۔ تا جو راستی کا دشمن ہے وہ تباہ ہو جائے اور جو اندھیرے کو پسند کرتا ہے وہ عذاب کے اندھیرے میں پڑے۔ پہلے میں نے کبھی ایسے مباہلہ کی نیت نہیں کی اور نہ چاہا کہ کسی پر بد دعا کروں۔ عبدالحق غزنوی ثم امرتسری نے مجھ سے مباہلہ چاہا۔ مگر میں مدت تک اعراض کرتا رہا۔ آخر اس کے نہایت اصرار سے مباہلہ ہوا مگر میں نے اس کے حق میں کوئی بد دعا نہیں کی۔ لیکن اب میں بہت ستایا گیا۔ اور دُکھ دیا گیا۔ مجھے کافر ٹھہرایا گیا۔ مجھے دجّال کہا گیا میرا نام شیطان رکھا گیا۔ مجھے کذاب اور مفتری سمجھا گیا۔

مَیں ان کے اشتہاروں میں لعنت کے ساتھ یاد کیا گیا۔ مَیں ان کی مجلسوں میں نفرین کے ساتھ پکارا گیا۔ میری تکفیر پر آپ لوگوں نے ایسی کمر باندھی کر گویا آپ کو کچھ بھی شک میرے کفر میں نہیں۔ ہر ایک نے مجھے گالی دینا اجر عظیم کا موجب سمجھا اور میرے پر لعنت بھیجنا اسلام کا طریق قرار دیا۔ پر ان سب تلخیوں اور دکھوں کے وقت خدا میرے ساتھ تھا۔ ہاں وہی تھا جو ہر ایک وقت مجھ کو تسلی اور اطمینان دیتا رہا۔

"کیا ایک کیڑا ایک جہان کے مقابل کھڑا ہوسکتا ہے۔ کیا ایک ذرہ تمام دُنیا کا مقابلہ کرے گا۔ کیا ایک دروغگو کی ناپاک روح یہ استقامت رکھتی ہے۔ کیا ایک ناچیز مفتری کو یہ طاقتیں حاصل ہوسکتی ہیں۔

سو یقیناً سمجھو کہ تم مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہے ہو۔ کیا تم خوشبو اور بدبو میں فرق نہیں کر سکتے۔ کیا تم سچائی کی شوکت کو نہیں دیکھتے۔ بہتر تھا کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے روتے اور ایک ترساں اور ہراساں دل کے ساتھ اس سے میری نسبت ہدایت طلب کرتے۔ اور پھر یقین کی پیروی کرتے نہ شک اور وہم کی۔

سو اب اُٹھو اور مباہلہ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ تم سُن چکے ہو کہ میرا دعویٰ دو باتوں پر مبنی تھا۔ اوّل نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر۔ دوسرے الہامات الٰہیہ پر۔ سو تم نے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کو قبول نہ کیا اور خدا کی کلام کو یوں ٹال دیا۔ جیسا کہ کوئی تنکا توڑ کر پھینکدے۔ اب میرے بناء دعویٰ کا دوسرا شق باقی رہا۔ سو مَیں اس ذات قادر غیور کی آپ کو قسم دیتا ہوں جس کی قسم کو کوئی ایماندار رد نہیں کر سکتا کہ اب اس دوسری بناء کی تصفیہ کے لیے مجھ سے مباہلہ کرلو۔" (انجام آتھم ص ۶۵-۶۴)

پھر جن مکفرین و مکذبین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مباہلہ کو شوخی کی نظر سے لیا اُن سب کو خدا کی تقدیر نے بغیر کسی دنیاوی ہاتھ کے ذلیل و رسوا کر دیا اور آپؑ کی زندگی میں ہی کربناک طریق سے ہلاک ہوئے۔ ان میں سے چند کے نام تو یہ ہیں۔ عبدالحق غزنوی۔ غلام دستگیر قصوری۔ مولوی محمد اسمٰعیل علیگڑھ۔ محی الدین لکھوکے۔ مولوی عبدالمجید دہلوی۔ چراغ دین جمونی۔ پنڈت لیکھرام۔ پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم۔ نذیر حسین دہلوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ مولوی عبدالعزیز لدھیانوی۔ مولوی اصغر علی۔۔۔

یہ ایک لمبی فہرست ہے۔ اگر کوئی ان سب مکذبین کے انجام کو جاننا چاہتا ہو تو تاریخ کے اوراق اُس کے منتظر ہیں مگر آج ایک ایسے اسلام دُشمن مکذب مکفر کا انجام سُنیئے۔ جس کا نام ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی تھا جو انتہا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا جس کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یہ شخص جس کا نام (ڈوئی) ہے۔ اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور علاوہ اس کے اُس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سید النبیین و اصدق الصادقین خیر المرسلین امام الـمعصومین جناب تقدس مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا۔ عرض بغض دینِ متین کی وجہ سے اس کے اندر ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کا کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحیدِ اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استحصال چاہتا تھا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۰۶)

چنانچہ یہ شخص اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۳ء اور ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"میں خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جائے اے خُدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر دے۔"

اس کاذب و دجال اکبر کا ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں حد سے بڑھی بدکلامی اور خباثت سے تنگ آکر اُس وقت عالمِ اسلام میں ہندوستان کی ایک چھوٹی سی بستی قادیان سے ایک پہلوان ایسا اُٹھا جس کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایسی ہتک پر زخمی زخمی ہوگیا جس کی روح بے چین و بیقرار ہو گئی اور اس بدزبان ڈوئی کو آپؑ نے للکارا کہ اے بدبخت انسان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالی جناب میں گستاخی کرنے والے۔ آ اور میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور پھر دیکھ خدا تعالیٰ کس طرح سچے اور جھوٹے میں فرق ظاہر کرتا ہے۔

پھر آپؑ کی دعوتِ مباہلہ کو امریکہ کے اخبارات نے بھی شائع کیا۔ ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"مرزا غلام احمد صاحب پنجاب سے ڈوئی کو چیلنج بھیجتے ہیں کہ اے وہ شخص جو مدعی نبوت ہے آ۔ اور میرے ساتھ مباہلہ کر۔ ہمارا مقابلہ دُعا سے ہوگا اور ہم دونوں خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ہم میں سے جو شخص کذاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو۔"

پھر کیا تھا کہ خدا نے اپنی قدرت کا ہاتھ ظاہر کیا اور وہ ڈوئی جس کی گستاخی اور شوخی جب انتہا کو پہنچ گئی تو اُسے ایسی ذلت کی موت مارا کہ جس شہر میں وہ بڑی شان کے ساتھ ایلیا ثانی بن کر رہتا تھا۔ وہاں سے ذلیل کر کے نکالا گیا اُس کی بیوی اور بیٹا اُس کے دشمن ہو گئے۔ اس پر فالج کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ تاب نہ لا سکا اور غموں کے باعث پاگل ہو گیا اور آخرکار حضور اقدسؑ کی زندگی میں ہی اپنے کیفرِ کردار کو پہنچا۔

ان ساری حقیقتوں کو اگر مُلاں چھپاتا ہے تو امریکہ کے

اُن عیسائیوں سے پوچھ لو جنھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فتح کو شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا اور اقرار کیا کہ واقعی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام عظیم مسیح ہیں۔

اس جگہ ہم ازدیادِ ایمان و ایقان کے لیے امریکہ کے مشہور اخبار سنڈے ہیرالڈ (بوسٹن) کا تراشہ بمع ترجمہ پیش کرتے ہیں تا روشنی سے عداوت اور ظلمت سے پیار کرنے والے یہ سوچیں کہ کیا خدا تعالیٰ صادقوں کے سوا بھی ایسے نشان ظاہر کرتا ہے۔؟ اور کیا یہ نشان تمہارے لیے کافی نہیں کہ آخر کیوں خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اتنی شان و عظمت عطا فرمائی اگر کچھ بھی شک رکھتے ہو تو پھر اُٹھو کہ تمہاری بدکلامی اور بدزبانی ایذارسانی سے تنگ آکر آج پھر تمہیں ایک شیرِ خدا نے للکارا ہے۔ پس

ہے کوئی مکفر و مکذب جو میدان میں آئے؟

اور نہ جانے کب ملائیت کا طوق اِن سادہ لوح مسلمانوں کی گردنوں سے اُترے گا۔ آخر کب یہ سوچیں گے کہ کیوں خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا نام ساری دُنیا میں پھیلا دیا۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کی طرف کچھ تو دھیان دو۔

"اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام و نشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شاملِ حال ہو رہی ہے۔ اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دُشمن ہیں۔ جو میرے ساتھ مباہلہ کرکے ہلاک ہو گئے۔

اے بندگانِ خدا کچھ تو سوچو کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے۔"؟ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۵۴)

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنیوالی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مغربی جرمنی

پروگرام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

بروز:- جمعہ، ہفتہ، اتوار ---- مؤرخہ:- 2-3-4 تبوک ۱۳۶۶ ہش / ستمبر 1988ء

بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ

2- ستمبر بروز جمعۃ المبارک

9:00 تا	11:00	رجسٹریشن:- تمام خدام و اطفال شعبہ استقبال میں رجسٹریشن کروائیں گے
11:00 تا	11:30	معائنہ مقام اجتماع:- نائب صدر خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی
11:00 تا	13:00	کھانا۔ تیاری نماز جمعہ وعصر
13:00 تا	13:45	نماز جمعہ وعصر
13:45 تا	14:00	پرچم کشائی:- اس تقریب میں صرف قائدین مجالس شامل ہونگے
14:00 تا	15:00	تلاوت۔ عہد۔ نظم۔ پیغامات اور افتتاح:- از مکرم نیشنل قائد صاحب
15:00 تا	16:00	علمی مقابلہ جات:- تلاوت۔ نظم۔ آذان
16:00 تا	20:00	ورزشی مقابلہ جات:- دو سو میٹر دوڑ۔ گولا پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ لمبی چھلانگ۔ آہستہ سائیکل چلانا۔ فٹ بال۔ والی بال۔
20:00 تا	21:00	کھانا
21:00 تا	21:20	نماز مغرب وعشاء
21:00 تا	21:30	درس:- ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
21:30 تا	22:30	اجلاس:- قائدین مجالس

3۔ستمبر بروز ہفتہ

4 45 تا 5 10	**نماز تہجد**
5 10 تا	نماز فجر ۔ درس قرآن کریم
8 30 تا 9 30	ناشتہ و تیاری اجتماع
10 00 تا 10 10	تلاوت قرآن کریم
10 10 تا 10 40	تلقین عمل :۔ ریجنل قائدین تقاریر کریں گے
10 40 تا 11 10	تقریری مقابلہ :۔ اردو ۔ جرمن ۔ وقت صرف تین منٹ ہو گا
11 10 تا 12 30	ورزشی مقابلہ جات :۔ بقیہ ۔ فٹ بال ۔ والی بال
12 30 تا 14 00	**کھانا**
14 00 تا 14 20	نماز ظہر ۔ عصر
14 20 تا 14 50	خطاب :۔ از مکرم مشنری انچارج صاحب
14 50 تا 16 15	تقریری مقابلہ :۔ فی البدیہہ ۔ عام دینی معلومات زبانی ۔ پرچہ دینی معلومات
16 15 تا 20 00	ورزشی مقابلہ جات :۔ رسہ کشی ۔ کبڈی اور بقیہ ورزشی مقابلہ جات
	اس دوران پنڈال میں پانچ تا چھ بجے تک مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ ہو گا
20 00 تا 21 20	**نماز مغرب و عشاء**
21 20 تا 21 25	**درس :۔ ملفوظات** حضرت مسیح موعود علیہ السلام
21 25 تا 22 25	مجلس سوال و جواب :۔ مبلغین کرام خدام کے سوالوں کے جواب دینگے

4۔ستمبر بروز اتوار

4 45 تا 5 15	**نمازِ تہجد**
5 15 تا	نماز فجر ۔ درسِ حدیث
8 30 تا 9 30	ناشتہ تیاری اجتماع
10 00 تا 10 10	تلاوت
10 10 تا 12 30	فائنل ورزشی مقابلہ جات
12 30 تا 14 00	کھانا ۔ نماز ظہر و عصر
	اختتامی تقریب

تلاوت ۔ نظم	14.00 تا 14.20
سالانہ رپورٹ	14.20 تا 14.50
تقسیم انعامات	14.50 تا 15.20
خطاب مہمان خصوصی	15.20 تا 15.50
اختتامی خطاب :۔ مکرم امیر صاحب مغربی جرمنی عہد ۔ دعا	15.50 تا 16.30

پروگرام اطفال الاحمدیہ

2 ۔ ستمبر بروز جمعۃ المبارک

اطفال خدام الاحمدیہ کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونگے	14.00 تا 16.00
افتتاح ۔ تلاوت ۔ عہد ۔ نظم ۔ افتتاحی خطاب	16.00 تا 16.45
علمی مقابلہ جات ۔ تلاوت ۔ نظم ۔ آذان ۔	16.45 تا 19.30

3 ۔ ستمبر بروز ہفتہ

ورزشی مقابلہ جات ۔ سو میٹر دوڑ ۔ لمبی چھلانگ تین ٹانگ دوڑ	10.00 تا 11.00
علمی مقابلہ جات ۔ عام دینی معلومات زبانی و مشاہدہ معائنہ	11.00 تا 12.30
نماز ظہر و عصر	12.30 تا 14.00
ورزشی مقابلہ جات ۔ فٹ بال ۔ رسہ کشی	14.00 تا 16.00
تقریری مقابلہ ۔ اردو ۔ جرمن اور پیغام رسانی	16.00 تا 18.00

4 ۔ ستمبر بروز اتوار

اختتامی تقریب

تلاوت ۔ عہد ۔ نظم ۔ تقسیم انعامات ۔ اختتامی خطاب کھانا ۔ نماز ظہر و عصر	11.00 تا 14.00
اطفال خدام کی اختتامی تقریب میں شامل ہونگے	14.00 تا 16.30

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آٹھواں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی

پروگرام

۱۰، ۱۱ستمبر بروز ہفتہ، اتوار بمقام بیت النصر کولون

پہلا روز ہفتہ ۱۰ ستمبر (اجلاسِ اوّل)

11^{00}	تا	11^{30}	تلاوت ، عہد ، نظم
11^{30}	تا	11^{55}	پیغامات از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ
11^{55}	تا	12^{10}	تقریر مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی
12^{10}	تا	12^{30}	رپورٹ زعماء
12^{30}	تا	14^{00}	ورزشی مقابلہ جات
14^{00}	تا	15^{30}	وقفہ طعام و نماز ظہر
			اجلاس دوم
15^{30}	تا	15^{50}	تلاوت قرآن کریم و نظم
15^{50}	تا	16^{05}	درسِ قرآن مجید — (سورۃ النصر)
16^{05}	تا	16^{20}	درسِ حدیث — (تربیتِ اولاد)
16^{20}	تا	16^{30}	درس ملفوظات — (استغفار کی اہمیت)
16^{30}	تا	16^{45}	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اگلی نسلوں کی تربیت)
16^{45}	تا	17^{00}	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (دعا کی اہمیت)
17^{00}	تا	17^{30}	وقفہ برائے نماز عصر و چائے
17^{30}	تا	20^{00}	مجلسِ شوریٰ
20^{00}	تا	20^{45}	وقفہ طعام و نماز مغرب
20^{45}	تا	21^{45}	مجلس سوال وجواب
21^{45}	تا	22^{00}	نماز عشاء ، شب بخیر

نوٹ:۔ تمام انصار رات مقام اجتماع میں گذاریں گے۔

دوسرا روز بروز اتوار ۱۱ ستمبر

4^{30}	تا	5^{30}	بیداری و نمازِ تہجد
5^{30}	تا	6^{00}	نماز فجر و درس قرآن کریم

6:00 تا 7:30	سیر
7:30 تا 8:00	ناشتہ
8:00 تا 9:00	پرچہ دینی معلومات
9:00 تا 13:00	علمی مقابلہ جات (تلاوت ، نظم ، تقریر)

عناوین تقریر :- ۱۔ نماز مومن کی معراج ۔ ۲۔ قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا ۔ ۳۔ توکل علی اللہ ۴۔ آرہا ہے اسطرف احرارِ یورپ کا مزاج ۵۔ صد سالہ جوبلی اور انصار اللہ ۶۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

13:00 تا 13:45 وقفہ طعام و ظہر	

اختتامی اجلاس

13:45 تا 14:00	تلاوت قرآن کریم ، نظم
14:00 تا 14:15	خطاب مکرم محترم عطاء اللہ کلیم صاحب نائب امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی
14:15 تا 15:00	تقسیم انعامات
15:00 تا 15:45	خطاب مکرم محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر مغربی جرمنی و دعا
15:45 تا 16:00	نماز عصر — روانگی

مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع

انصار بھائیوں کے لئے یہ خبر باعثِ مسرت ہوگی کہ ایکبار پھر دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ماحول میں خدا اور اسکے رسولؐ کی پیاری باتیں سننے کی غرض سے ہمارا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۰، ۱۱ ستمبر 1988 کو کولون مشن ہاؤس میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنی دنیاوی اور ذاتی مصروفیات کی قربانی دیکر اس اجتماع میں ضرور شامل ہوں گے اللہ تعالیٰ آپکا حامی و ناصر ہو آمین ۔

(عبدالغفور بھٹی ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی)

عمومی ہدایات

1۔ انصار موسم کے مطابق اپنا بستر ہمراہ لائیں ۔

۲۔ شعبہ استقبال میں تمام انصار کے لئے رجسٹریشن کرانا ضروری ہے

۳۔ دوران اجتماع نظم و ضبط کی پابندی فرمائیں

۴۔ منتظمین سے تعاون فرمائیں اور اخلاق سے پیش آئیں

۵۔ کم از کم ایک ہفتہ قبل اپنی آمد کی اطلاع مکرم عبدالوحید ظفر صاحب کو درج ذیل ٹیلیفون نمبر پر دیں

TEL:- 0221- 739751

پروگرام نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی 1989ء

مورخہ 2، 3، 4 ستمبر بمقام نامرباغ گروس گیراؤ۔

2 ستمبر مجلس شوریٰ بوقت بعد نماز جمعہ۔ 5-00 بجے تا اختتام صدران یا نمائندگان کی شرکت لازمی)

3 ستمبر - پروگرام ناصرات الاحمدیہ، سپورٹس لجنہ اماء اللہ، بیت بازی - عاملہ میٹنگ۔

نوٹ:- سپورٹس کا تفصیلی پروگرام جلد ہی آپ کی خدمت میں پیش کیا جائیگا - عاملہ میٹنگ میں صدران بمعہ اپنی عاملہ کمیٹی کے شامل ہونگی۔

4 ستمبر بروز اتوار: —

10.00 - تلاوت قرآن حکیم و ترجمہ جرمن ....

10.15 :- نظم - عہد ، افتتاحی تقریر و دعا۔
- محترمہ نیشنل صدر صاحبہ -

10.45 :- پیغام حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ
- صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

10.55 : سالانہ رپورٹ کارگزاری ہمبرگ و میونخ -

11.15 :- مقابلہ حسن قرأت (زبانی)
سورة البیّنة 98ء یا الماعون کی بسم اللہ سمیت پہلی چار آیات۔

12.15 : - سالانہ رپورٹ کارگزاری فرانکفرٹ، گروس گیراؤ -

12.35 : - پرچہ پردہ سہ ماہی لائحہ عمل تعلیم و تربیت 1988

1.15 :- وقفہ نمائش - کھانا
نماز -

نوٹ:- ممبرات لجنہ سے درخواست ہے کہ جن ممبرات نے ابھی تک 10 مارک اجتماع فنڈ ادا نہیں کیا وہ جلد از جلد ادا کریں۔

- دوسرا اجلاس -

3-00 - تلاوت قرآن کریم و جرمن ترجمہ و نظم۔

3.15 — مقابلہ اردو تقریر - (عنوانات)
1 جشن صد سالہ جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں
2 اسلامی شعار پردہ اور تزکیۂ نفس 3 اس غیر اسلامی معاشرہ میں احمدی خاتون کا کردار -
وقت 4 سے پانچ منٹ -

4.15 : - مقابلہ نظم 1 اے خدا اے کارساز ..... (درثمین)
2 : - جنس وفا کا بیچا نہ 2 دشمن کو ظلم کی برچھی .... کلام محمود
کے پہلے تین اشعار - دہرانے کی اجازت نہیں -

5.15 - جرمن تقریری مقابلہ -
عنوانات :-

5.45 :- نظم -

5.50 : - فی البدیہہ تقریری مقابلہ.
عنوانات پروگرام سے پہلے اجلاس میں ایکبار پڑھ کر سنائے جائیں گے

6.20 : - درس مشنری انچارج صاحب فرانکفرٹ

7.00 : - مہمان جرمن تقریر - (سیکرٹری تبلیغ)

7.10 : - مہمان مقررین -

7.30 : - تقسیم انعامات، اختتامی خطاب -
محترمہ نیشنل صدر صاحبہ

8.30 - دعا — —

امسال، جو کہ جوبلی کے جشن سے پہلے کا سال ہے، اسکا ہر پروگرام ہمیں جشن صد سالہ جوبلی کے قریب ترلے جارہا ہے۔ آپ ممبرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ دوران پروگرام تلاوت قرآن کریم کے دوران بالکل خاموش رہ کر قرآن کو زمین پر رہنے ہر قول پر شرجیع و عزت دینے والیاں بنیں۔ جوبلی کے سلسلے کی دعاؤں کو خاص طور پر ورد زبان رکھیں۔ عہدیداران سے تعاون، خوش خلقی کا مظاہرہ نیز بلا ضرورت ادھر ادھر نہ پھریں۔ تاہم اجتماع اصل روح کو قائم کرے ان تمام برکات سے حصہ لینے والی ہوں جو کہ ایسے مواقع کے لئے آسمان پر مقدر ہوتے ہیں۔ والسلام - سیکرٹری تعلیم و تربیت -

بلا تبصرہ

مرزا طاہر احمد نے جنرل ضیا شریعت کورٹ کے ججوں اور تمام علماء کو مباہلہ کا چیلنج کر دیا

یہ مباہلہ تحریری ہوگا۔ ایک سال کے اندر دنیا دیکھ لیگی کہ سچا کون ہے۔ جماعت احمدیہ کی جاری کردہ پریس ریلیز میں دعویٰ

مولانا منظور احمد چنیوٹی پہلے ہی اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کر چکے ہیں

لندن (ملت رپورٹ) لندن میں مقیم جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے جنرل ضیا اور شریعت کورٹ کے ججوں اور تمام معروف علمائے کرام کے نام تحریری مباہلہ کا چیلنج ارسال کر دیا ہے

جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مرزا طاہر احمد نے ۱۰ جون کے اپنے خطبہ میں مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس کو تحریری طور پر پاکستان کے حکمران جنرل ضیا الحق پاکستان

شریعت کورٹ کے تمام ججوں بڑے سکالروں اور علماء کرام کو بھجوایا جا رہا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ مباہلہ تحریری ہوگا۔

جس میں فریق اول کی حیثیت سے جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد ہوں گے جو پوری جماعت احمدیہ کی نمائندگی کریں گے

اور ان کے مقابلے میں جنرل ضیا شریعت ... کوئی بھی عالم آ سکتا ہے پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی تحریری مباہلہ کے لئے مرزا طاہر احمد کے مقابلے میں آئے وہ اس چیلنج پر دستخط کرے جو انہیں بھجوایا جا رہا ہے ... اعلان کرے اور اس کی اچھی طرح تشہیر کرے پریس ریلیز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ... سال کے اندر اندر دنیا واضح طور پر دیکھ لے گی کہ سچا کون ہے۔ مرزا طاہر احمد کی طرف سے تحریری چیلنج ان کے بڑے حریف مولانا منظور چنیوٹی کو بھی ارسال کیا جا رہا ہے جنہوں نے پہلے ہی اس مباہلے کے چیلنج کو قبول کر لیا تھا۔ اور اخبارات میں شائع ہونے والے بیانات میں کہا تھا کہ وہ ربوہ میں کسی بھی جگہ مباہلے کے لئے تیار ہیں یہ چیلنج برطانیہ میں مقیم علماء دین کو ارسال کیا جا رہا ہے جن میں ختم نبوت سنٹر کے ... بھی شامل ہوں گے۔

ہم نے متعدد بار وفاقی و صوبائی وزارتوں کی پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے۔ مولانا نورانی

نظام مصطفےٰ کا نفاذ اور اہل سنت کا اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، علماء کنونشن سے شاہ احمد نورانی کا خطاب

ملتان (نمائندہ جنگ) جمعیت علمائے پاکستان کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ جمعیت کے اکابر نے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا بلکہ عظمت کردار کا ثبوت دیتے ہوئے عدل و انصاف کی بالادستی اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے جدوجہد کی ہے ہمارا ماضی بے داغ ہے اور ہمیں اسی پر فخر ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی جماعت اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام علماء کنونشن سے خطاب کر رہے تھے۔ کنونشن کی صدارت دیوان آل سیدی اجمیری نے کی۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دینے، مسلمان کی تعریف شامل کرنے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں سب سے پہلی قرارداد پیش کرنے کا فخر جمعیت علمائے پاکستان کو حاصل ہے۔

روزنامہ جنگ

مولانا اسلم قریشی پر تشدد کا الزام غلط ہے اس الزام کی تحقیقات کرائی جائے گی۔ اہیر

سیلاب کی صورتحال پر جلد ایوان میں جامع بیان دوں گا (وسیم سجاد) سینیٹ سے صدر کے خطاب پر اظہار تشکر کی تحریک

شریعت آرڈیننس شریعت کے تمام تقاضے پورے نہیں کرتا (مولانا سمیع الحق) شریعت آرڈیننس پر سینیٹ میں بحث

اسلام آباد (نمائندہ جنگ / اے پی پی / پی پی آئی) وزیر داخلہ نسیم اہیر نے مولانا اسلم قریشی پر پولیس تشدد کی سختی سے تردید کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ان الزامات کی تحقیقات کرائیں گے اگر مولانا اسلم قریشی کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی ثابت ہوئی تو زیادتی کرنے والوں کے ساتھ قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی وہ منگل کو سینٹ میں مولانا اسلم قریشی پر پولیس تشدد کے بارے میں طارق چوہدری، قاضی عبداللطیف اور مولانا سمیع الحق کی ایک جیسی تحریکوں کا جواب دے رہے تھے انہوں نے پیشکش کی کہ سینیٹ کے ارکان پر مشتمل کمیٹی اور محرکین اگر مولانا اسلم قریشی سے مل کر تمام حقائق جاننا چاہئیں تو حکومت کی طرف سے ان ارکان کو تمام سہولتیں فراہم کی جائیں گی

روزنامہ جنگ

جنرل ضیاء اقتدار سے الگ ہو جائیں

لاہور ہائیکورٹ بار کی قرارداد

لاہور (نمائندہ جنگ) لاہور ہائی کورٹ بار نے جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اقتدار سے الگ ہو جائیں تاکہ پیپلز پارٹی اور پی این اے کے درمیان معاہدے کے مطابق انتخابات کرائے جائیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم کے بغیر نگران کابینہ کی تشکیل آئین کی خلاف ورزی ہے۔ اسمبلیاں توڑنے کے ۹۰ روز کے اندر انتخابات کرانا لازمی تھا لیکن ۹۰ دن سے تجاوز کرتے ہوئے ۱۶ نومبر الیکشن کی تاریخ مقرر کی گئی ہے جو کہ آئین کی خلاف ورزی ہے اور غداری کے مترادف ہے۔ غیر جماعتی انتخابات کا اعلان بھی نہ صرف آئین کی خلاف ورزی ہے بلکہ یہ قوم کے اتحاد کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ عدلیہ کے افراد کی بجائے انتظامیہ کے افراد کو ریٹرننگ افسر مقرر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت قبل از انتخابات دھاندلی کر رہی ہے۔

قادیانیوں کے خلاف احتجاجی جلسہ

کراچی۔ (پ ر) انجمن طلباء اسلام اور دیگر اہلسنت کی تنظیموں کی اپیل پر ۵ اگست کو سہ پہر ۳ بجے قادیانیوں کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوگا۔ جے یو پی انجمن نوجوانان اسلام اور انجمن طلباء اسلام کے قائدین اور دیگر مقتدر علماء کرام خطاب کریں گے۔

اصغر خان کا بیان

۔ جناب اصغر خان نے مزید کہا کہ اگر کسی کا خیال ہے کہ شریعت آرڈیننس کے ذریعہ عوام کو بے وقوف بنا کر اپنے اقتدار کو طول دے دیگا تو وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے اب کوئی بے وقوف بننے کو تیار نہیں ہے اسلام ہم سب کا دین ہے جس کا مقصد سب کو انصاف فراہم کرنا ہے کوئی اسلام کے خلاف نہیں ہے لیکن اب ہم کسی کو اپنی پسند کے مولویوں کو قوم پر مسلط کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے اہالیان کراچی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں وہ لوگ رہتے ہیں جنہوں نے سب کچھ لٹا کر پاکستان بنایا ان کا حق ہے کہ وہ یہاں رہیں ان کا ملک ہے وہ پاکستان کے اول درجے کے شہری ہیں ان کا پاکستان بنانے میں بڑا حصہ ہے

DAWN KARACHI

MAULANA QURESHI: The Interior Minister, Malik Nasim Ahmad Aheer, told the House that full facts would be brought to light regarding disappearance of Maulana Mohammad Aslam Qureshi, a prominent leader of Majlis Taahffuz-i-Khatm-Nabuwwat who recently returned to Pakistan from Iran.

The Minister was speaking on identical adjournment motions moved by Qazi Abdul Latif and Mr Tariq Chaudhary and supported by Maulana Samiul Haq who wanted to discuss mysterious disappearance of the Maulana which, they said, was a matter of urgent public importance and should be taken up by the House forthwith.

The Interior Minister briefly narrating the facts said that the Maulana's disappearance about five years back had caused resentment and unrest among the people of Pakistan who thought he had been kidnapped by members of a minority community.

He said Maulana Aslam Qureshi, according to his own statement, had gone to Iran due to some domestic worries. The Maulana said he was taken into custody by police on a tip off by Pakistan's Consul General in Zahidan when he entered Baluchistan.

Malik Nasim Ahmad Aheer said several agencies were investigating into the matter to unearth truth about his disappearance which caused worries not only to the Maulana's own family but to the Government of Pakistan also. Several persons were taken into custody in this connection.

He, however, regretted that the Maulana, who had gone to Iran himself, did not even bother to inform his family members which was not understandable. The Government, he said, had no sympathy for a particular sect but it wanted to ensure that no injustice was done to anybody. The matter was being investigated by various agencies of the Punjab Government.

The House, he said, would be apprised of the fact when the inquiry was completed.

The Minister held out an assurance that the Government would provide every facility to the movers if they wanted to meet the Maulana to know the facts about his disappearance themselves.

Maulana Samiul Haq and Qazi Abdul Latif while welcoming the Minister's offer, said a high court judge be entrusted with the inquiry.

The Chairman Mr Ghulam Ishaq Khan, said since the matter was a provincial subject it could not be admitted for discussion in the House.—APP

ہدایات برائے سالانہ اجتماع

ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ وہ شعبہ استقبال میں رجسٹریشن کرائے ۔ رجسٹریشن کیلئے مقامی قائد اور صدر جماعت کی تصدیق ضروری ہے ۔

جو خدام اور اطفال اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں وہ اپنے نام قائد مجلس کی وساطت سے نیشنل قیادت کو قبل از وقت بھجوائیں تاکہ انکی رہائش و دیگر انتظامات بروقت ہو سکیں ۔ نیز خدام موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں ۔

جو خدام اور اطفال علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام مقامی قائد کی وساطت سے ریجنل قائد کو بھجوائیں ۔

ہر خادم کو چاہیئے کہ وہ چندہ اجتماع مبلغ 15 مارک اور ہر طفل 5 مارک قبل از اجتماع ادا کرے ۔

اجتماع کے دوران نظم و ضبط برقرار رکھیں ۔ نیز کھیل کے میدان میں بھی اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں ۔ اصل فتح اخلاق کے میدان میں ہے ۔

سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں ۔ کسی خادم کو مقام اجتماع میں سگریٹ نوشی کی اجازت نہیں ۔

اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ اطفال اپنے ہاتھ سے چیزیں بنا کر لائیں ۔ اوّل دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعام دیا جائیگا ۔

اگر کسی خادم کو کوئی گمشدہ چیز ملتی ہے تو وہ اسے شعبہ استقبال میں پہنچائے ۔

دورانِ اجتماع انتظامیہ سے ہر طرح کا تعاون فرمائیں ۔

علمی مقابلہ جات کے لئے قواعد

مقابلہ تلاوت قرآن کریم کے لئے تین آیات زبانی ۔ نظم کیلئے تین اشعار (شعر دہرانے کی اجازت نہیں) درثمین ۔ کلام محمود در عدن ۔ کلام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

تقاریر وقت تین منٹ اور تقریر زبانی کرنی ہوگی ۔

نوٹ :- متعلقہ ریجن کے تمام خدام صرف اسی عنوان پر تقریر کر سکیں گے

مغربی تہذیب کے اچھے اور برے اثرات کا موازنہ	فرنکفورٹ ریجن
ٹی وی اور ویڈیو کا بہترین استعمال ۔	ہمبرگ "
صد سالہ جشنِ تشکر اور ہماری ذمہ داریاں	کولن "
میں نے یورپ میں کیا کھویا اور کیا پایا ۔	میونخ "